أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ بَيْدَ أَنِّيْ مِنْ قُرَيْشٍ

فصاحتِ نبویؐ

تالیف

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳۔ ای۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور۔ پاکستان

اِن مکتوباتِ نبوی میں تنوع بھی موجود ہے، ان میں سے کچھ تو اس عہد کے عظیم و پر ہیبت شہنشاہوں کے نام ہیں جن میں اہلِ کتاب کے علاوہ مشرک بھی تھے، بعض خطوط عرب کے باشاہوں، راجاؤں اور سردارانِ قبائل کے نام ہیں بعض جھوٹے مدعیانِ نبوت کو بھی تحریر کیئے گئے۔ اسی طرح بعض رسائل عرب کے مسلم و غیر مسلم قبائل کے نام ہیں۔ اور کچھ مکتوبات آپ نے اپنے صحابہ کرامؓ اور مسلم عمائدین و سپہ سالاروں کو لکھے تھے مگر ان سب مکتوبات کا اسلوب اور انداز تخاطب جُدا جُدا ہے، آپؐ کا فرمان تھا۔ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ (لوگوں سے اِن کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرو) آپؐ نے اس پر حرف بحرف عمل بھی فرمایا، جوامع الکلم اور خطبات کی طرح مکتوبات و رسائل میں بھی آپؐ نے اپنے مخاطبین کے مرتبے اور مقام کے علاوہ ان کی ذہنی سطح کو بھی ہر جگہ پیشِ نظر رکھا۔

عربی زبان میں مکتوبات و رسائل کی بنیاد اوّل رکھنے کا شرف بھی پیغمبرِ اسلامؐ کو حاصل ہے مگر اسلوب مکتوب نگاری کو اوج پر پہنچانے والے اور فنی طریقہ ایجاد کرنے والے بھی آپ ہی ہیں، کہا جاتا ہے کہ کوئی بانی کسی فن کو کمال تک نہیں پہنچایا کرتا وہ تو صرف بانی اور موجد ہوتا ہے مگر یہاں تو بات ہی صاحب قاب قوسین اور وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کی ہے زبانِ نبوت نے جو رسائل و مکتوبات املا کرائے وہ آج بھی عربی انشاء پردازی کا اعلیٰ و اجمل نمونہ ہیں، آپ نے جو طریقہ مکتوب نگاری اور طرزِ تخاطب اختیار فرمایا اس پر عرب کے فصحاء و بلغاء کوئی اضافہ نہ کر سکے!

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے خط کا آغاز کرنے کی طرح بھی آپ ہی نے ڈالی، پھر "مِنْ فُلَانٍ إِلٰی فُلَانٍ" (فلاں کی طرف سے فلاں کے نام) اور "اَمَّا بَعْدُ" لکھنے کا آغاز بھی آپ ہی نے فرمایا تھا۔ القاب، پتہ و ٹو کو لکھنے کے آداب اور مخاطب کے اصول تو بعد میں وضع ہوئے مگر آپؐ کے مکتوبات

میں یہ چیز پہلے سے ہی موجود ہے۔ آپؐ شاہ مصر کو خطاب کرتے ہیں تو اسے "عظیم القبط" کے لقب سے یاد کرتے ہیں، شہنشاہ روما سے مخاطب ہوتے ہوتے ہیں تو اسے "عظیم الروم" سے خطاب فرماتے ہیں۔ کسریٰ ایران کو خط لکھتے ہیں تو اسے "عظیم الفرس" کہہ کر مخاطب فرماتے ہیں مگر "اَسْلِمْ تَسْلَمْ" کا خطاب سب سے ہے۔

اہلِ کتاب کے بادشاہوں کو کلمہ توحید پہ اکٹھا ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر وہ دعوت قبول کریں تو دوگنا اجر کا وعدہ ہوتا ہے اور اگر انکار کریں تو رعایا کے کفر و انکار کے ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں، اہلِ کتاب کے بادشاہوں کے نام مکتوبات میں سخت اور زوردار انداز میں کفر و شرک کی وہ تحقیر نہیں جو مشرک اور آتش پرست بادشاہوں کے نام خطوط میں ملتی ہے۔ سب سے نرم اور پُر لطف لہجہ اس مکتوب کا ہے جو نجاشی شاہِ حبشہ کے نام ہے۔ اس میں حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے مرتبہ کے علاوہ توحید کی دعوت دی گئی ہے جسے بادشاہ قبول کرتے ہوئے اسلام کا حلقہ بگوش بن جاتا ہے۔

آپؐ کے مکتوبات کے اسلوب میں قرآنِ کریم کا اثر نمایاں نظر آتا ہے، اکثر خطوط میں آیاتِ قرآنی کی تلمیح اور اقتباسات موجود ہیں۔ مسیلمہ کذاب کو جو خط لکھا گیا وہ تو صرف ایک قرآنی آیت ہے اور نہایت برمحل و موزوں نظر آتی ہے۔ شاید اس کا کوئی اور جواب ممکن ہی نہ تھا! آپؐ اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ "رسول اللہ" یا "عبد اللہ و رسولہ" لازمی لکھواتے تھے، غیر مسلموں کو "سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" سے اور مسلمانوں کو "سلامٌ علیک" سے خطاب کرتے، اگر خط مسلمانوں کے نام ہوتا تو اختتام پر "والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" لکھتے، مکتوبات میں متعلقہ قبیلے کے لہجے اور مقامی بولی کے الفاظ بھی استعمال کرتے۔ (دیکھئے خط بنام وائل بن حجر)

خط بھیجنے کے لئے سفراء، قاصدین اور نامہ بروں کے انتخاب میں بھی

آپ موقع اور مناسبت کو ملحوظ رکھتے تھے، آپ کے پاس جو قاصد اور نامہ بر آتے ان کی بھلائی کا بھی خیال کرتے تھے، آپؐ نے حضرت مُعاذ بن جبلؓ کو ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کا جو خط لکھا تھا وہ اس موضوع پر لکھے جانے والے خطوط کیلئے سنگ میل ہے!

نمونہ خطوط

(۱)

إلى المقوقس عظيم القبط

وَكَانَ النَّبِيُّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى الْمُقَوْقِسِ عَظِيمِ الْقِبْطِ سَنَةَ سِتٍّ مِنْ هِجْرَتِهِ وَبَعَثَ مَعَهُ كِتَابًا يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَيَقُولُ فِيهِ[1]

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى الْمُقَوْقِسِ عَظِيمِ الْقِبْطِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ إِثْمُ الْقِبْطِ وَ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾[2]!"

(وَقَالَ صاحب صبح الأعشى[3]: إِنَّ كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُقَوْقِسِ قَدْ كَانَ بِخَطِّ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَنَّ فِيهِ)

---

[1] الروض الانف ۲/۳۵۲، الزرقانی ۳/۳۹۷، السیرۃ الحلبیۃ ۲/۳۷۱، المقریزی ۱/۲۹، حسن المحاضرۃ ۱/۴۲، صبح الاعشی ۶/۳۷۸، جمہرہ رسائل العرب ۱/۳۸

[2] آل عمران (۳/۶۴)

[3] صبح الاعشی ۶/۴۶۷

Marfat.com

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى صَاحِبِ مِصْرَ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلاً وَأَنْزَلَ عَلَيَّ قُرْآنًا وَأَمَرَنِيْ بِالْإِعْذَارِ وَالْإِنْذَارِ وَمُقَالَةِ الْكُفَّارِ حَتّٰى يَدِيْنُوْا بِدِيْنِيْ وَيَدْخُلَ النَّاسُ فِيْ مِلَّتِيْ، وَقَدْ دَعَوْتُكَ إِلَى الْإِقْرَارِ بِوَحْدَانِيَّتِهِ فَإِنْ فَعَلْتَ سَعِدْتَ وَإِنْ أَبَيْتَ شَقِيْتَ، وَالسَّلَامُ!"

ترجمہ: مقوقس عظیم قبط جریج بن مینا کے نام

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس عظیم قبط کے پاس ۶ سنہ ہجری میں ایک خط دیکر بھیجا تھا جس میں اسے اسلام کی دعوت دی تھی)

"اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقوس عظیم قبط کے نام، اس پر سلام ہو جو راہِ حق کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلے سلامت رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا اجر دے گا۔ اگر تو نے انکار کیا تو قبطیوں کا گناہ بھی تجھی پر ہوگا!

اور اہلِ کتاب! آؤ ایک بات پر اکٹھے ہو جاتے ہیں جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم ایک دوسرے کو اللہ کے علاوہ اپنا معبود نہ بنالیں، سو اگر وہ پھر جائیں تو تم کہدو کہ گواہ رہنا ہم تو مسلمان و اطاعت گزار بن گئے ہیں۔"

(صبح الاعشیٰ کے مصنف کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقوقس کے نام یہ خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلم سے لکھا گیا تھا اور اس میں آپ نے لکھا تھا کہ):

سلہ ہو سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مکتوب گرامی میں سورہ طہ (۲۰/۴۷) کی اس آیت کی طرف تلمیح ہو جو زبان موسیٰ سے فرعون کے دربار میں ادا ہوئی تھی کہ: والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔"

Marfat.com

"محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے صاحبِ مصر کے نام،
تمہیں معلوم ہو کہ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر قرآن مجید نازل کیا ہے، اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حجت پوری کر دوں اور لوگوں کو خبردار کر دوں، اور کافروں سے جہاد کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ میرا دین قبول کر لیں اور لوگ میرے دین میں شامل ہو جائیں، میں نے تمہیں اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی دعوت دی ہے، تو اگر تم نے یہ بات مان لی تو سعادتمند بن جاؤ گے، والسلام!"

کتبِ سیرت و تاریخ میں مذکور ہے کہ مقوقس نے حضرت حاطبؓ کا احترام کیا۔ انعامات سے نوازا، سو دینار اور پانچ جوڑے کپڑے پیش کئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو لڑکیاں — ماریہ والدہ ابراہیم اور سیرین جو دونوں بہنیں تھیں — بیس جوڑے کپڑے، مصر کے شہر بنہا کا مشہور زمانہ شہد اور ایک طبیب بھی ارسال کیا تھا مگر وہ اسلام کی دولت سے محروم ہی رہا۔

(۲)

إلىٰ هِرَقْلَ مَلِكِ الرُّوْمِ

(وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيَّ إِلَىٰ هِرَقْلَ قَيْصَرِ الرُّوْمِ سَنَةَ سِتٍّ بِكِتَابٍ يَدْعُوْهُ فِيْهِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهٰذَا نَصُّ رِسَالَتِهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم)

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلَىٰ هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ۔ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، أَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ، وَيَا أَهْلَ

---

[1] البخاری ۱: ۵، مسلم ۵: ۱۶۵، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۶۶، الطبری ۳: ۸۷، ابن الأثیر ۲: ۸۱، الزرقانی ۳: ۳۸۴، الأغانی ۶: ۹۳، صبح الأعشیٰ ۶: ۳۷۶

الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ[1]۔

وَذَكَرَ أَبُو عُبَيْد الْقَاسِم بْن سَلَّام الْهَرَوِيُّ أَنَّ كِتَاب النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم إِلَى هِرَقْلَ قَيْصَرِ الرُّوم كَانَ فِيهِ مَا نَصُّهُ:

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى صَاحِبِ الرُّومِ: إِنِّي أَدْعُوكَ إِلَى الْإِسْلَامِ. فَإِنْ أَسْلَمْتَ فَلَكَ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ لَمْ تَدْخُلْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَعْطِ الْجِزْيَةَ. فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ[2]: قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ. وَإِلَّا فَلَا تَحُلْ بَيْنَ الْفَلَّاحِينَ وَبَيْنَ الْإِسْلَامِ أَنْ يَدْخُلُوا فِيهِ أَوْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ"۔

ترجمہ:- ہرقل شاہ روم کے نام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ کو سنہ ۶ھ میں ہرقل شاہ روم کے پاس ایک خط دیکر بھیجا تھا جس میں آپؐ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ آپؐ کے خط کا متن یہ ہے)

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل عظیم روم کے نام۔ اس پر سلام جو راہ ہدایت کی پیروی کرے۔ اب میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لے سلامت رہے گا اسلام لے آ اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا اجر دے گا۔ اگر تو نے منہ موڑا تو مجھ پر تیری

---

[1] آل عمران (۳ : ۶۴) [2] الأموال [3] التوبۃ (۹ : ۲۹)

رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہی ہوگا اور اے اہل کتاب! آؤ ایک بات پر جمع ہو جائیں جو ہم میں تم میں مشترک ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ ہم اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو معبود نہ بنائیں، تو اگر یہ اہلِ کتاب برگشتہ ہو جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا، ہم تو مسلمان ہیں!"

(ابو عبید قاسم بن سلام ہروی نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل قیصر روم کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ)

"محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے صاحب روم کے نام۔ میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، سو اگر تو نے اسلام قبول کر لیا تو تیرے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو اہلِ اسلام کے ہیں اور اگر تو حلقہ اسلام میں داخل نہیں ہوتا تو جزیہ ادا کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان لوگوں سے جہاد کرو جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان چیزوں کو حرام نہیں جانتے جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں، وہ دینِ حق کی اطاعت نہیں کرتے اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پست ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں، بصورت دیگر کسانوں اور اسلام کے درمیان رکاوٹ نہ بن کہ وہ مسلمان ہوں یا جزیہ دیں!"

(۳)

إلى كسرى مَلِكُ الفرس

(وأمّا كتابه صلى الله عليه وسلم إلى كِسرى بَرويز مَلِكِ الفُرسِ فحَمَلَهُ إليه عبدُ اللهِ بن حُذافةَ السَّهميّ سَنَةَ ستٍّ وهذا نصُّهُ)

(اعجاز القرآن للباقانی ص ۱۱۳، الزرقانی ۳: ۳۸۹، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۸، الطبری ۳: ۹۰، ابن الاثیر ۲: ۸۱، صبح الاعشی ۶: ۳۷۷، جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۳۵۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ إِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِسَ، سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی، وَآمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَشَھِدَ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ؛ أَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنِّیْ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ إِلَی النَّاسِ کَافَّۃً لِّأُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ[1]، أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ فَإِنْ أَبَیْتَ فَعَلَیْکَ إِثْمُ الْمَجُوْسِ"

وَیُصَحِّحُ الرُّوَاۃُ وَالْمُؤَرِّخُوْنَ بِأَنَّ کِسْرٰی لَمَّا قَرَأَ الْکِتَابَ غَضِبَ وَمَزَّقَہٗ قَائِلًا: "أَیَکْتُبُ إِلَیَّ ھٰذَا وَھُوَ عَبْدِیْ!" فَقَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ: "مُزِّقَ مُلْکُہٗ" وَقَدْ فَعَلَ!!۔

ترجمہ: کسریٰ شاہ فارس کے نام

(جو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ پرویز شاہ فارس کے نام بھیجا تھا وہ سنہ ۶ ہجری میں حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ لے کر گئے تھے جس کا متن یوں ہے۔)

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے کسریٰ عظیم فارس کے نام، سلام ہو اس پر جو راہِ ہدایت کی پیروی کرے، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں، میں تجھے اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں، کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا ہے، تاکہ میں ان لوگوں کو ڈراؤں جن میں جان ہے، اور کافروں پر حجت پوری ہو جائے اسلام قبول کر لے، سلامت رہے گا، اور اگر تو نے روگردانی کی تو پھر سارے

[1] یٰسٓ (۳۶: ۷۰)

Marfat.com

مجوسیوں کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا!"

تاریخ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ کسریٰ نے جب آپؐ کا خط پڑھا تو غصے میں یہ کہتے ہوئے اسے پھاڑ ڈالا کہ: "میرا غلام ہو کر مجھے یہ لکھتا ہے!؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: اس نے اپنی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور ایسا ہی کیا!!

(۴)

إِلَى النَّجَاشِيِّ مَلِكِ الْحَبَشَةِ

وَبَعَثَ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ إِلَى النَّجَاشِيِّ مَلِكِ الْحَبَشَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَبَعَثَ مَعَهُ كِتَابًا قَالَ فِيهِ[1]:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى النَّجَاشِيِّ الْأَصْحَمِ مَلِكِ الْحَبَشَةِ، سَلَامٌ أَنْتَ! فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْبَتُولِ الطَّيِّبَةِ الْحَصِينَةِ، فَحَمَلَتْ بِعِيسَى، خَلَقَهُ مِنْ رُوحِهِ وَنَفْخِهِ، كَمَا خَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ وَنَفَخَهُ؛ وَإِنِّي أَدْعُوكَ إِلَى اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَالْمُوَالَاةِ عَلَى طَاعَتِهِ وَأَنْ تَتَّبِعَنِي وَتُؤْمِنَ بِالَّذِي جَاءَنِي فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَقَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ ابْنَ عَمِّي جَعْفَرًا وَنَفَرًا مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا جَاءَكَ فَأَقْرِهِمْ وَدَعِ التَّجَبُّرَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ وَجُنُودَكَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَاقْبَلُوا نُصْحِي، وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى!"

---

[1] اعجاز القرآن ص ۱۱۳، أسد الغابة ۱: ۶۲، الزرقانی ۳: ۳۹۳، الطبری ۳: ۸۹، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۶۹، صبح الأعشی ۶: ۳۷۹، جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۳۶۔

ترجمہ: نجاشی شاہ حبشہ کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ہجری میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو ایک خط دے کر نجاشی شاہ حبشہ کے پاس بھیجا جس میں آپ نے فرمایا:-

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے نجاشی اصحم شاہ حبشہ کے نام، تو تو امن و سلامتی والا ہے اس لئے میں تیرے پاس اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی صاحبِ اقتدار، پاک ذات، سرچشمہ سلامتی، امان دینے والا، پناہ میں لینے والا ہے؛ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم بتول کو عطا کیا تھا، وہ مریم جو پاکیزہ و پاک دامن تھیں چنانچہ وہ عیسیٰؑ کو پیٹ میں لئے پھریں، یہ حمل انہیں اللہ کی روح اور نفخ سے ہوا جس طرح کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا تھا اور ان کے جسد میں نفخ روح فرمایا تھا۔ میں تجھے اللہ وحدہٗ لاشریک کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی اطاعت پر دوستی و مودت کی دعوت دیتا ہوں، تاکہ تو میری پیروی کرے اور جو کچھ محمدؐ پہ نازل ہوا ہے اس پہ ایمان لے آ، کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں: میں اپنے چچازاد بھائی جعفرؓ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بھیج رہا ہوں۔ جب وہ تیرے پاس آئیں ان کی مہمان نوازی کرنا، تکبر نہ کرنا، میں تجھے اور تیرے لاؤ لشکر کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے اور خیر خواہی کا کام کر دیا ہے اس لئے میری نصیحت قبول کر لو، اور سلام ہو اس پہ جو راہِ ہدایت کی پیروی کرے"

نجاشی نے دعوتِ اسلام قبول کرتے ہوئے اپنے بیٹے کے ہمراہ ایک وفد دربارِ نبوت میں روانہ کیا اور مؤدبانہ انداز میں خط کا جواب دیتے ہوئے اپنے ایمان و اسلام کا بھی اعلان کیا۔ جب وہ فوت ہوئے تو آپؐ نے ان کی غائبانہ

Marfat.com

نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

(۵)

إلى الحارث بن أبي شِمر الغساني صاحبِ دِمشق

وَكَانَ النبيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم قَدْ بَعَث شُجَاعَ بْنَ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ أَبِي شَمِرٍ الْغَسَّانِيِّ صاحب دمشق مِنْ قِبَلِ قَيْصَرِ الرومِ، وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ مِنْ هِجْرَتِهِ وَبَعَث مَعَهُ كِتَابًا قَالَ فِيهِ:

"بِسْمِ اللهِ الرحمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى الحارثِ بْنِ أَبِي شَمِرٍ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، وَآمَنَ بِاللهِ وَصَدَّقَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَبْقَى لَكَ مُلْكُكَ" وَيُرْوَى أَنَّ الْحَارِثَ لَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ رَمَى بِهِ قَائِلًا: مَنْ يَنْزِعُ مِنِّي مُلْكِي؟! أَنَا سَائِرٌ إِلَيْهِ! فَقَالَ النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهُ: "بَادَ مُلْكُهُ!" وَمَنَعَهُ قَيْصَرُ عَنْ عَزْمِهِ۔

ترجمہ:۔ حارث بن ابی شمر غسانی صاحب دمشق کے نام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع بن وہب اسدی کو ۶ھ ہجری میں ایک خط دیکر حارث بن ابی شمر غسانی دمشق کے رومی حکمران کے پاس بھیجا جس میں آپ نے فرمایا۔

"اللہ کے نام سے جو مہربان بے حد رحمت والا ہے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے حارث بن ابی شمر کے نام: اس پر سلام ہو جو راہِ ہدایت کا اتباع کرے۔ اللہ پر ایمان لائے اور تصدیق کرے میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لا تیری حکمرانی باقی رہے گی"

مروی ہے کہ حارث نے جب خط پڑھا تو اسے پھینک دیا اور کہا

۱؎ السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۷۶، شرح الزرقانی ۳: ۴۰۸، الطبری ۳: ۸۸

Marfat.com

کون ہے جو مجھ سے حکمرانی چھینے!؟" میں ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جارہا ہوں!" جب آپؐ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا تھا: "اس کی حکمرانی نابود ہوگئی!" قیصر روم نے اسے اس ارادے سے باز رکھا۔)

(۶)

إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ سَاوَى مَلِكِ الْبَحْرَيْنِ

(وَبَعَثَ الرَّسُوْلُ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلم النَّعْمَانَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ سَاوَى الْعَبْدِيِّ صَاحِبِ الْبَحْرَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْفُرْسِ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعَثَ مَعَهُ كِتَابًا قَالَ نَبِيُّهُ:[1]

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ سَاوَى (الْعَبْدِيِّ صَاحِبِ الْبَحْرَيْنِ) سَلَّمْ أَنْتَ، فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا، فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ، لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَمَنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَجُوْسِ فَإِنَّهُ آمَنَ وَمَنْ أَبٰى فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ"

فَأَسْلَمَ الْمُنْذِرُ وَكَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلم يَقُوْلُ:

"أَمَّا بَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَإِنِّيْ قَرَأْتُ كِتَابَكَ عَلٰى أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَحَبَّ الْإِسْلَامَ وَأَعْجَبَهُ وَدَخَلَ فِيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ، وَبِأَرْضِيْ مَجُوْسٌ وَيَهُوْدُ فَأَحْدِثْ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَكَ"

فَكَتَبَ إِلَيْهِ الرَّسُوْلُ صلى الله عليه وسلم:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ سَاوَى، سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللهَ الَّذِيْ

---

[1] شرح الزرقانی ۳: ۴۰۲، الاصابۃ ۶: ۱۵۹، اسد الغابۃ ۴: ۴۱۷۔
فتوح البلدان ص ۸۸، کتاب الخراج لابی یوسف ص ۱۵۶، جمہرہ رسائل العرب ۱: ۴۱، صبح الاعشیٰ ۶: ۳۷۶، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۲۷۴

Marfat.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ أُذَكِّرُكَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهٗ مَنْ يَنْصَحْ فَإِنَّمَا يَنْصَحُ لِنَفْسِهٖ، وَإِنَّهٗ مَنْ يُطِعْ رُسُلِيْ وَيَتَّبِعْ أَمْرَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ نَصَحَ لَهُمْ فَقَدْ نَصَحَ لِيْ، وَإِنَّ رُسُلِيْ قَدْ أَثْنَوْا عَلَيْكَ خَيْرًا، وَإِنِّيْ قَدْ شَفَّعْتُكَ فِيْ قَوْمِكَ فَاتْرُكْ لِلْمُسْلِمِيْنَ مَا أَسْلَمُوْا عَلَيْهِ وَعَفَوْتُ عَنْ أَهْلِ الذُّنُوْبِ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَإِنَّكَ مَهْمَا تُصْلِحْ فَلَنْ نَعْزِلَكَ عَنْ عَمَلِكَ وَمَنْ أَقَامَ عَلٰى يَهُوْدِيَّتِهٖ أَوْ مَجُوْسِيَّتِهٖ فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ"

ترجمہ: منذر بن ساویٰ کے نام

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت العلاء بن الحضرمیؓ کو سنہ ۶ ہجری میں ایک خط دیکر منذر بن ساویٰ کے پاس بھیجا جو اہلِ فارس کی طرف سے بحرین کا والی مقرر تھا، اس خط میں آپ نے فرمایا تھا۔)

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے منذر بن ساویٰ کے نام، تو اسلام قبول کر! میں تیرے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کے بعد بات یہ ہے کہ جس نے ہماری طرح نماز ادا کی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، اسے اللہ اور اس کے رسول کا تحفظ حاصل ہو گیا، سو مجوسیوں میں سے جو اس بات کو پسند کرے تو اسے امان حاصل ہے اور جو اسے ناپسند کرے تو اسے جزیہ دینا ہوگا۔

چنانچہ منذر نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب میں لکھا:

"اس کے بعد اے اللہ کے رسولؐ! میں نے آپ کا خط بحرین کے لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا ہے چنانچہ بعض نے تو اسلام کو پسند کیا اور اس کے

حلقہ بگوش ہو گئے ہیں، بعض نے اسے پسند نہیں کیا۔ میرے علاقے میں مجوسی اور یہودی ہیں اس لئے آپ اپنا نیا حکم جاری فرما دیجئے۔

اس کے جواب میں آپؐ نے تحریر فرمایا۔

"اللہ رحمان و رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے منذر بن ساوی کے نام، تجھ پر سلام ہو، سو میں تیرے سامنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد میں تجھے اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں۔ سو جو خیر خواہی کرے گا تو اپنے لئے خیر خواہی کرے گا جس نے میرے قاصدوں کی اطاعت کی، اور ان کے حکم کی پیروی کی تو اس نے گویا میری اطاعت کی۔ جس نے ان کی خیر خواہی کی تو اس نے میری بھلائی چاہی؛ میرے قاصدوں نے تیرا اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ میں نے تجھے اپنی قوم کا شفیع بنا دیا ہے۔ جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کی املاک ان کے پاس رہنے دے۔ میں نے خطا کاروں کو بخش دیا ہے اس لئے ان کی معذرت قبول کر لے۔ جب تک تو اصلاح پر عمل پیرا رہے گا ہم تجھے معزول نہیں کریں گے، جو یہودیت اور مجوسیت پر قائم رہنا چاہے تو اس پر جزیہ ہے!"

(۷)

إِلَىٰ هُوذَةَ بْنِ عَلِيٍّ صَاحِبِ الْيَمَامَةِ

وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قد بَعَثَ سُلَيْطَ بْنَ عَمْرٍو الْعَامِرِيَّ إِلَىٰ هَوْذَةَ بْنِ عَلِيٍّ صَاحِبِ الْيَمَامَةِ سَنَةَ ستٍّ وَبَعَثَ مَعَهُ كِتَابًا قَالَ فِيهِ[1]

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَىٰ هوذة بن

[1] الزرقانی ۳ : ۴۰۷، السیرۃ الحلبیۃ ۲ : ۳۷۶، صبح الأعشی ۷ : ۳۷۹

Marfat.com

عَلِيٍّ ۔ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔ وَاعْلَمْ أَنَّ دِيْنِيْ سَيَظْهَرُ إِلٰى مُنْتَهَى الْخُفِّ وَالْحَافِرِ، فَأَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاجْعَلْ لَكَ مَا تَحْتَ يَدَيْكَ"

فَرَدَّ هَوْذَةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ :

"مَا أَحْسَنَ مَا تَدْعُوْ إِلَيْهِ وَأَجْمَلَهُ ! وَأَنَا شَاعِرُ قَوْمِيْ وَ خَطِيْبُهُمْ، وَالْعَرَبُ تَهَابُ مَكَانِيْ، فَاجْعَلْ إِلَيَّ بَعْضَ الْأَمْرِ أَتَّبِعْكَ"

فَلَمَّا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كِتَابَهُ قَالَ:

لَوْ سَأَلَنِيْ سَيَابَةً مَّا فَعَلْتُ، بَادَ وَبَادَ مَا فِيْ يَدَيْهِ !"

ترجمہ: **ہوذہ بن علی کے نام**

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیط بن عمرو العامری کو سنہ ۶ھ میں ایک خط دیکر ہوذہ بن علی صاحب یمامہ کے پاس بھیجا جس میں آپ نے فرمایا تھا۔)

"اللہ رحمان و رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے ہوذہ بن علی کے نام، سلام ہو اس پر جو راہ ہدایت کا اتباع کرے، جان لے کہ میرا دین دنیا کے کونے کونے (جہاں تک گھوڑوں اور اونٹوں کے قدم پڑیں گے) میں غالب آئے گا اس لئے اسلام قبول کر لے سلامت رہے گا، جو کچھ تیرے قبضے میں ہے وہ میں تیرے پاس ہی رہنے دوں گا!"

چنانچہ ہوذہ بن علی نے آپ کے جواب میں لکھا۔

"آپ کتنے اچھے دین کی دعوت دیتے ہیں! میں اپنی قوم کا شاعر و خطیب ہوں اور عرب میرے مرتبے سے مرعوب بھی ہیں، آپ مجھے اپنا شریک حکومت بنا لیجئے میں آپ کا پیروکار بن جاؤں گا!"

مگر جب اس کی اطلاع آپ کو ملی تو اس کا خط سنکر فرمایا: اگر وہ مجھ سے ایک کچی کھجور بھی مانگتا تو نہ دیتا، برباد ہوا اور اس کا اقتدار بھی نابود ہوا!

Marfat.com

إلى جَيفَرٍ وَعَبدٍ إبنَيِ الجُلُندِيِّ مَلِكَيْ عُمَانَ

وَبَعَثَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم عَمْرَو بْنَ العَاصِ إلى جَيفَرٍ وَعَبدٍ ابنَي الجُلُندِيِّ الأَزْدِيَّيْنِ مَلِكَيْ عُمَان سَنَةَ ثَمَانٍ وَبَعَثَ مَعَهُ كِتَابًا قَالَ نِبيهِ[1]:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إلى جَيفَرٍ وَعَبدِ ابنَي الجُلُندِيِّ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكُمَا بِدِعَايَةِ الإِسْلَامِ، أَسْلِمَا تَسْلَمَا، فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً لِأُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا، وَيَحِقَّ القَوْلُ عَلَى الكَافِرِينَ، وَإِنَّكُمَا إِنْ أَقْرَرْتُمَا بِالإِسْلَامِ وَلَّيْتُكُمَا، وَإِنْ أَبَيْتُمَا أَنْ تُقِرَّا بِالإِسْلَامِ فَإِنَّ مُلْكَكُمَا زَائِلٌ عَنْكُمَا. وَخَيْلِي تَحِلُّ بِسَاحَتِكُمَا، وَتَظْهَرُ نُبُوَّتِي عَلَى مُلْكِكُمَا!"

وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضي الله عنه. وَقَدْ أَقَرَّا بِالإِسْلَامِ

ترجمہ: جیفر اور عبد کے نام جو جُلندی کے بیٹے اور عمان کے بادشاہ تھے.

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو جیفر بن جلندی ازدی اور عبد بن جلندی ازدی کے پاس ۸ھ ہجری میں ایک خط دیکر بھیجا جس میں یہ تحریر تھا۔)

اللہ رحمان و رحیم کے نام سے. محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جیفر بن جلندی اور عبد بن جلندی کے نام، سلام ہو اس پر جو راہِ ہدایت پر چلے، اب میں تم دونوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں. اسلام قبول کر لو. سلامت رہو گے. کیونکہ میں تمام انسانیت کے لئے رسول مبعوث ہوا ہوں، تاکہ سب زندوں کو خبردار کر دوں. اور منکرین پر حجت

[1] شرح الزرقانی ۳: ۴۰۴، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۷۴. صبح الاعشیٰ ۶: ۳۸۰ جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۴۶

پوری ہوجائے۔ اگر تم اسلام کا اقرار کر لو تو میں تمہیں والی مقرر کرتا ہوں، اور اگر تم نے اسلام سے انکار کیا تو پھر تمہارا اقتدار زائل ہونے والا ہے۔ میرے گھوڑے تمہارے صحن میں اُتریں گے، اور میری نبوت تمہارے اقتدار پر غالب آئے گی!"

اس خط کے تحریر کنندہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، ان دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

(۹)

إلیٰ أُکَیْدِر دُوْمَة

وَکَتَبَ الرَّسُوْلُ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسلم لِأُکَیْدِرِ بن عبد الملک الکندیّ۔ وَکان مَلِکاً علی دُوْمَة الْجَنْدَلِ وَکَانَ نَصْرَانِیاً۔ خَرَجَ إِلَیْہِ خالدُ بن الولیدِ فِیْ سریّةٍ فِیْ رَجَبٍ سنة تِسعٍ فَأَخَذَہٗ فِیْ لقاءِ خَالِدٌ قَدِمَ بِہٖ عَلَی النبیّ صلی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسلم فَأَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ بَعْدَ وَفَاةِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَہٗ خَالِدٌ لِنَقْضِہٖ الْعَہْدَ۔[1])

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ھٰذَا کِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ لِأُکَیْدِرِ دُوْمَةَ، حِیْنَ أَجَابَ إِلَی الْإِسْلَامِ وَخَلَعَ الْأَنْدَادَ وَالْأَصْنَامَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ سَیْفِ اللّٰہِ فِیْ دُوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَکْنَافِھَا، إِنَّ لَنَا الضَّاحِیَةَ مِنَ الضَّحْلِ وَالْبُوْرَ وَالْمَعَامِیَ وَأَغْفَالَ الْأَرْضِ وَالْحَلَقَةَ وَالسِّلَاحَ وَالْحَافِرَ وَالْحِصْنَ؛ وَلَکُمُ الضَّامِنَةُ مِنَ النَّخْلِ وَالْمُعِیْنِ مِنَ الْمَعْمُوْرِ، لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ وَلَا تُعَدُّ

---

[1]) شرح الزرقانی ۳: ۴۱۴، الروض الانف ۲: ۳۱۹، العقد الفرید ۱: ۱۱۲، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۲۹، معجم البلدان ۴: ۱۰۸، فتوح البلدان ص ۶۸، صبح الاعشیٰ ۶: ۳۷۰، جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۵۰،

فَارِدَتُكُمْ وَلَا يُحْظَرُ عَلَيْكُمُ النَّبَاتُ؛ تُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَتُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ بِحَقِّهَا، عَلَيْكُمْ بِذٰلِكَ عَهْدُ اللّٰهِ وَالْمِيثَاقُ، فَلَكُمْ بِذٰلِكَ الصِّدْقُ وَالْوَفَاءُ، شَهِدَ اللّٰهُ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

ترجمہ: اکیدر دومہ کے نام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُکیدر بن عبدالملک کندی کے لئے ایک خط لکھا تھا جو دومۃ الجندل (شام و مدینہ کے درمیان ہے) کا بادشاہ تھا اور نصرانی مذہب رکھتا تھا، حضرت خالد بن ولید سیف اللہؓ رجب ۹ سنہ ہجری میں ایک سریہ لیکر اس کے مقابلے کیلئے گئے تھے اور اسے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ کے پاس لے آئے تھے وہ مسلمان ہوگیا تھا مگر وفات نبوی کے بعد مرتد ہوگیا چنانچہ مدعی مہدی پر خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کر دیا تھا)

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے۔ یہ خط محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اکیدر دومہ کے لئے لکھا گیا ہے، جبکہ وہ دعوت اسلام کو لبیک کہہ چکا ہے اور خالد بن ولید سیف اللہ کے ساتھ دومۃ الجندل اور اس کے اطراف میں شرک و اصنام کو خیرباد کہہ چکا ہے۔ چشمے کا نواحی علاقہ، غیر مزروعہ زمین، غیر مملوکہ زمین، غیر آباد اراضی، جنگ میں کام آنے والا ساز و سامان گھوڑے مویشی اور قلعہ ہمارے لئے مختص ہوگا۔ جبکہ شاہی علاقے والی کھجوریں، آباد زمین والا چشمہ تمہارے لئے مخصوص ہوگا؛ تمہارے مال مویشی کو چرنے سے نہیں روکا جائے گا، جو جانور فالتو ہوگا اس کا حساب نہیں لیا جائے گا۔ چراگاہوں سے تمہیں نہیں روکا جائے گا۔ تم اوقات مقررہ میں نماز پڑھو گے اور فرض شدہ زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے، اس سلسلے میں تمہارے لئے اللہ کا عہد و میثاق ہے اور اس پر تمہیں صدق و وفاء کے ساتھ قائم رہنا ہے۔ اس پر اللہ اور حاضر مسلمان گواہ ہیں!"

Marfat.com

إِلَى وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ وَقَوْمِهِ

وَكَتَبَ الرَّسُوْلُ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم إِلَى وَائِلِ بْنِ حجرٍ الحضرمِيِّ وقَوْمِهِ مِنْ أَهْلِ حَضْرَمَوْتَ فَقَالَ:[1]

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ إِلَى الْأَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ مِنْ أَهْلِ حَضْرَمَوْتَ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، عَلَى التِّيْعَةِ شَاةٌ وَالتِّيْمَةُ لِصَاحِبِهَا وَفِي السُّيُوْفِ الْخُمُسُ، لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ وَمَنْ أَجْبَى فَقَدْ أَرْبٰى، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"

ترجمہ: **وائل بن حجر حضرمی اور اس کی قوم کے نام**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وائل بن حجر حضرمی اور ان کی قوم اہلِ حضرموت کی طرف تحریر فرمایا تھا۔

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اہل حضرموت کے بحال رہنے والے شہزادوں کے نام، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ابتدائی نصاب (جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے) میں ایک بکری دینا واجب ہوگا، چالیس بکریوں سے اگر ایک زائد ہو تو وہ مالک کا حق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ تلواروں پر خمس ہوگا۔ خلط ملط کرنا یا جانوروں کو نشیبی جگہ کھڑا کر کے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو کم کر کے دکھانا ممنوع ہے، نہ تو دو قسم کے آدھے آدھے نصاب زکوٰۃ کو ملا کر ایک نصاب بنایا جائے گا اور نہ نکاح شغار (بلا مہر والے سسٹے کی شادی) کی اجازت ہے!"

وَقَدْ رَوَى الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الشِّفَا (ص ٤٩) أَنَّ كِتَابَهُ لَهُمْ قَدْ كَانَ بِهٰذَا النَّصِّ:-

"إِلَى الْأَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْأَرْوَاعِ الْمُشَابِيْبِ، فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ

---

[1] البیان والتبیین ۲: ۲۷، العقد الفرید ۱: ۱۱۲، صبح الاعشی ۶: ۳۷۱، جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۵۸، الشفا ص ۴۹۔

Marfat.com

لَا مُقَوَّرَةَ الْأَيَاطِ وَلَا ضِنَاكَ، وَأَنْطُوا الثَّبَجَةَ وَفِي السُّيُوبِ الْخُمُسُ، وَمَنْ زَنٰى مِمْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوهُ مَائَةً وَاسْتَوْفِضُرَهُ عَامًا، وَمَنْ زَنٰى مِمْ ثَيِّبٍ فَضَرِّجُوهُ بِالْأَضَامِيمِ، وَلَا تُوصِيمَ فِي الدِّينِ وَلَا غُمَّةَ فِي فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَوَائِلُ بْنُ حُجْرٍ يَتَرَئَّلُ عَلَى الْأَقْيَالِ!"

قاضی عیاض نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ میں بیان کیا ہے کہ اہل حضرموت کے نام آپ کے خط کا متن یوں تھا۔

"بحال رہنے والے شہزادوں اور رعب دار سرداروں کے نام، ابتدائی نصاب پورا ہونے پر ایک بکری ہے۔ نصاب سے فالتو بکری مالک کا حق ہے یہ بکری نہ تو دبلی ہو نہ موٹی تازی، درمیانہ قسم کی ادا کیا کرو، اور تلواروں میں خمس واجب ہے۔ غیر شادی شدہ زانی کی سزا یہ ہے کہ اسے سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دو، شادی شدہ اگر زنا کرے تو اسے لہولہان کر دو، حدود دینی میں سستی نہیں ہوگی۔ نہ اللہ کے فرائض میں پردہ پوشی ہوگی۔ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر شہزادوں کے سربراہ ہوں گے۔

(۱۱)

إلى ملوك حمير

وَقَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ مِنْ مُلُوكِ حِمْيَرَ حِينَ عَوْدَتِهِ مِنْ تَبُوكَ، جَاءَ بِهِ رُسُولُهُمْ إِلَيْهِ يُعْلِنُونَ إِسْلَامَهُمْ وَهُمْ: الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمٌ بْنُ عَبْدِ كُلَالٍ وَالنُّعْمَانُ قَيْلُ ذِي رُعَيْنٍ وَهَمْدَانَ وَمَعَافِرَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ زُرْعَةَ ذُو يَزَنَ مَالِكَ ابْنَ مُرَّةَ الزَّهَارِيَّ يُعْلِنُ إِسْلَامَ قَوْمِهِ وَمُفَارَقَتَهُمُ الضَّلَالَ وَالْمُشْرِكِينَ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

سیرۃ ابن ہشام ۲: ۳۸، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۵۱، الطبری ۳: ۱۰۳۔
فتوح البلدان ص ۷۷، مجموعۃ رسائل العرب ۱: ۵۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَى الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالنُّعْمَانِ قَيْلِ ذِي رُعَيْنٍ وَهَمْدَانَ وَمَعَافِرَ. أَمَّا بَعْدُ ذٰلِكُمْ: فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ وَقَعَ بِنَا رَسُوْلُكُمْ مَقْفَلَنَا مِنْ أَرْضِ الرُّوْمِ فَلَقِيَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَّغَ مَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَخَبَّرَ مَا قِبَلَكُمْ وَأَنْبَأَنَا بِإِسْلَامِكُمْ وَقَتْلِكُمُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكُمْ بِهُدَايَتِهِ؛ إِنْ أَصْلَحْتُمْ وَأَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ خُمُسَ اللّٰهِ وَسَهْمَ نَبِيِّهِ وَصَفِيِّهِ وَمَا كَتَبَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ؛ مِنَ الْعِقَارِ عُشْرُ مَا سَقَتِ الْعَيْنُ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَكُلُّ مَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ؛ وَفِي الْإِبِلِ فِي الْأَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِي ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، وَفِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي كُلِّ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَانِ.

وَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ بَقَرَةٌ وَفِي كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ: جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ سَائِمَةً وَحُدَهَا شَاةٌ؛ وَإِنَّهَا فَرِيْضَةُ اللّٰهِ الَّتِيْ فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَةِ، فَمَنْ زَادَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ، وَمَنْ أَدَّى ذٰلِكَ وَأَشْهَدَ عَلَى إِسْلَامِهِ وَظَاهَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَهُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ.

وَإِنَّهُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَإِنَّ لَهُ مِثْلَ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مِثْلَ مَا عَلَيْهِمْ. وَمَنْ كَانَ عَلَى يَهُوْدِيَّتِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّتِهِ فَإِنَّهُ لَا يُفْتَنُ عَنْهَا وَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ، عَلَى كُلِّ حَالِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، دِيْنَارٌ وَافٍ أَوْ قِيْمَتُهُ مِنَ الْمَعَافِرِ أَوْ عِوَضُهُ ثِيَابًا، فَمَنْ أَدَّى

Marfat.com

ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهٗ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ مَنَعَهٗ فَإِنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدًا النَّبِيَّ أَرْسَلَ إِلٰى زُرْعَةَ ذِيْ يَزَنٍ: أَنْ إِذَا أَتَتْكُمْ رُسُلِيْ فَأُوْصِيْكُمْ بِهِمْ خَيْرًا، مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَمَالِكُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ نَمِرٍ وَمَالِكُ بْنُ مُرَّةَ وَأَصْحَابُهُمْ وَأَنْ أَجْمِعُوْا مَا عِنْدَكُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْجِزْيَةِ مِنْ مَخَالِيْفِكُمْ وَأَبْلِغُوْهَا رُسُلِيْ، وَأَنَّ أَمِيْرَهُمْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَا يَنْقَلِبَنَّ إِلَّا رَاضِيًا۔

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ مُحَمَّدًا يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّهٗ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ: ثُمَّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ مُرَّةَ الرَّهَاوِيَّ قَدْ حَدَّثَنِيْ أَنَّكَ قَدْ أَسْلَمْتَ مِنْ أَوَّلِ حِمْيَرَ وَقَتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَأَبْشِرْ بِخَيْرٍ وَآمُرُكَ بِحِمْيَرَ خَيْرًا، وَلَا تَخُوْنُوْا، وَلَا تَخْذُلُوْا۔ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَوْلٰى غَنِيَّكُمْ وَفَقِيْرِكُمْ۔

وَإِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَهْلِهٖ إِنَّمَا هِيَ زَكَاةٌ يُتَزَكَّى بِهَا عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَبْنَاءِ السَّبِيْلِ، وَإِنَّ مَالِكًا فَابْلُغَ الْخَبَرَ وَحَفِظَ الْغَيْبَ وَآمُرُكُمْ بِهٖ خَيْرًا۔ وَإِنِّيْ قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ مِنْ صَالِحِيْ أَهْلِيْ وَأُوْلِيْ دِيْنِهِمْ وَأُوْلِيْ عِلْمِهِمْ فَآمُرُكُمْ بِهِمْ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ مَنْظُوْرٌ إِلَيْهِمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!"

ترجمہ:۔ **شاہانِ حمیرہ کے نام**

تبوک سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہانِ حمیر کا خط ملا جس میں انھوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا اور وہ تھے حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور نعمان والی ذی رعین، ہمدان اور معافر، اسی طرح زرعہ

Marfat.com

ذویزن نے مالک بن مُرّہ رہاوی کو بھیج کر اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا، ان سب نے شرک اور مشرکین سے علیٰحدگی کا بھی اعلان کیا تھا، چنانچہ آپؐ نے انہیں لکھا)

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے جو اللہ کے نبی و رسول ہیں، حارث بن عبد کلال، نُعیم بن عبد کلال اور والی ذی رعین نعمان کے نام۔ اس کے بعد اب میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہاں تو تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جبکہ ہم سرزمین روم سے واپس آئے تھے۔ وہ ہم سے مدینہ میں ملا۔ اس نے تمہارا پیغام اور حالات ہمیں پہنچا دیئے ہیں، اس نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ مسلمان ہو گئے ہیں اور مشرکین کو قتل کیا ہے۔ اللہ نے آپ کو اپنی ہدایت سے راہ راست پر ڈالا ہے۔ اگر آپ اصلاحی روش پر چلے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ نماز قائم کی۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہے۔ مالِ غنیمت میں سے اللہ اور اس کے برگزیدہ نبی کا پانچواں حصّہ ادا کیا، اور جو صدقات مسلمانوں پر فرض ہیں۔ ادا کئے؛ جو زمین چشموں سے سیراب ہو یا آسمانی بارش سے سیراب ہو اس کی پیداوار پر عشر ہے۔ جو زمین کنوئیں سے پانی نکال کر سیراب ہو اس کی پیداوار پر نصف عشر یعنی بیسواں حصّہ ہے؛ اونٹوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس اونٹوں پہ دو سالہ اونٹنی ہو گی، تیس اونٹ ہوں تو دو سالہ اونٹ دینا ہو گا۔ پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہو گی۔ ہر دس اونٹ پر دو بکریاں ہوں گی؛ اگر چالیس گائیں ہوں تو ان کی زکوٰۃ ایک گائے ہے۔ تیس گائیں ہوں تو ایک سال کا بچھڑا (مذکر ہو یا مونث) چراگاہ میں چرنے والی اگر چالیس بھیڑ بکریاں ہوں تو ایک بکری واجب ہو گی، اور یہ ہے اللہ کا فریضہ جو اس نے صدقات کے سلسلے میں مومنوں پر عائد کیا ہے۔ اگر کوئی زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے؛ جس نے یہ فریضہ ادا کیا، اپنے اسلام پہ شہادت قائم کی اور مشرکین کے خلاف مومنین کی مدد کی تو وہ اہل ایمان میں شامل ہو گیا، اس کے

Marfat.com

حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو مومنین کے ہیں۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ و تحفظ حاصل ہوگا، اگر کوئی یہودی یا نصرانی مسلمان ہو جائے تو اس کے حقوق و فرائض بھی وہی ہوں گے، جو مومنین کے ہیں۔ جو شخص یہودیت یا نصرانیت پر قائم رہنا چاہے تو اسے فریفتہ کر کے اپنے مذہب سے ہٹایا نہیں جائے گا۔ اسے جزیہ ادا کرنا ہوگا۔ ہر بالغ مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک پورا دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافر کے بنے ہوئے کپڑے یا اس کے علاوہ کپڑے جو معاوضہ بن سکتے ہوں۔ تو جس نے یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول کو ادا کر دیں اسے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ اور تحفظ حاصل ہو گیا اور جس نے اس سے انکار کیا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔

اس کے بعد اللہ کے رسول و نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ ذی یزن کے نام پیغام بھیجا ہے کہ اگر تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو ان کے بارے میں میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور وہ ہیں معاذ بن جبل، عبداللہ بن زید، مالک بن عبادہ، عقبہ بن نمر، مالک بن مرہ اور ان کے ساتھی، تمہارے پاس جو مال زکوٰۃ ہے وہ جمع کر لو اور اپنے علاقوں سے جزیہ وصول کر کے میرے قاصد کے پاس پہنچا دو، ان کے امیر معاذ بن جبل ہیں، انہیں تمہارے ہاں سے مطمئن ہو کر لوٹنا چاہیے۔

اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ وہ اس کے بندے اور رسول ہیں پھر یہ کہ مالک بن مرہ رہاوی نے مجھے بتایا ہے کہ تو حمیر میں سے سب سے پہلے مسلمان ہوا ہے اور مشرکین کو قتل کیا ہے۔ تجھے بھلائی کی بشارت ہو میں تجھے قوم حمیر کی بھلائی کا حکم دیتا ہوں خیانت نہ کرنا، ساتھ نہ چھوڑنا، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ہر امیر و غریب کے والی ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کے لئے صدقات حلال نہیں، یہ تو زکوٰۃ ہے جو غریب مسلمانوں اور بے وطن لوگوں کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ مالک

Marfat.com

نے بات پہنچادی ہے، امانت سے کام لیا ہے میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں۔

میں نے تمہارے پاس اپنے صالح ساتھیوں کو بھیجا ہے، جو دیندار بھی ہیں اور صاحب علم بھی میں تمہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ قابل لحاظ و احترام ہیں، تم پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں!"

(۱۲)

إِلَىٰ خَالِدِ بن الوليد

وَكَانَ خَالِدُ بن الوليدِ رضی اللہ عنہ قَدْ كَتَبَ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِإِسْلَامِ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ سنةَ عَشْرٍ يَقُوْلُ:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، لِمُحَمَّدِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ؛ فَإِنَّكَ بَعَثْتَنِيْ إِلَىٰ بَنِي الْحَارِثِ بن كَعْبٍ وَأَمَرْتَنِيْ إِذَا أَتَيْتُهُمْ أَنْ لَّا أُقَاتِلَهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَنْ أَدْعُوَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمُوْا أَقَمْتُ فِيْهِمْ وَقَبِلْتُ مِنْهُمْ وَعَلَّمْتُهُمْ مَعَالِمَ الْإِسْلَامِ وَكِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا قَاتَلْتُهُمْ، وَإِنِّيْ قَدِمْتُ عَلَيْهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَمَا أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثْتُ فِيْهِمْ رُكْبَانًا قَالُوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ! أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، فَأَسْلَمُوْا وَلَمْ يُقَاتِلُوْا، وَأَنَا مُقِيْمٌ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، آمُرُهُمْ بِمَا أَمَرَهُمُ اللهُ بِهِ وَأَنْهَاهُمْ عَمَّا نَهَاهُمُ اللهُ عَنْهُ. وَأُعَلِّمُهُمْ مَعَالِمَ الْإِسْلَامِ وَسُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم حَتّٰى يَكْتُبَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!"

Marfat.com

فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم عَلٰی خَالِدٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ لَہٗ)[1]

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ إِلٰی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ: سَلَامٌ عَلَیْكَ، فَإِنِّیْ أَحْمَدُ إِلَیْكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ كِتَابَكَ جَاءَ نِیْ مَعَ رَسُوْلِكَ یُخْبِرُنِیْ أَنَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ قَدْ أَسْلَمُوْا قَبْلَ أَنْ تُقَاتِلَھُمْ وَأَجَابُوْا إِلٰی مَا دَعَوْتَھُمْ إِلَیْہِ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَشَھِدُوْا أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَإِنْ قَدْ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ بِھُدَاہُ. فَبَشِّرْھُمْ وَأَنْذِرْھُمْ وَأَقْبِلْ وَلْیُقْبِلْ مَعَكَ وَفْدُھُمْ. وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ"

ترجمہ: **حضرت خالد بن ولید** رضی اللہ عنہ **کے نام**

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سنہ ۸ ہجری میں ایک خط لکھ کر آپ کو بنو حارث بن کعب کے قبول اسلام کے متعلق اطلاع دی تھی اور کہا تھا کہ:

"اللہ رحمان و رحیم کے نام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جو اللہ کے نبی و رسول ہیں، خالد بن ولید کی جانب سے۔ السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ؛ میں آپ کے حضور میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اب اس کے بعد یا رسول اللہ! آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو، آپ نے جو مجھے بنو حارث بن کعب کی طرف بھیجا تھا اور مجھے حکم فرمایا تھا کہ وہاں پہنچ کر تین دن تک ان سے لڑائی نہ کرنا، اور انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر تو وہ مسلمان ہو گئے تو ان میں رک جانا۔ ان کے اسلام لانے کو تسلیم

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ۲: ۳۸۳، الطبری ۳/ ۱۵۶. صبح الأعشی ۶: ۳۷۶، ۴۶۵، جمہرۃ رسائل العرب ۱/ ۶۲.

Marfat.com

کرلینا انہیں ارکان اسلام کی تعلیم دینا اور کتاب اللہ اور اللہ کے رسول کی سنت سکھانا۔ اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کرنا۔

میں ان کے پاس آیا تو انہیں میں نے تین دن تک اسلام کی دعوت دی جیسا کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا، میں نے ان کے پاس سوار بھیجے تھے جنہوں نے ان سے کہا تھا: اے بنی حارث! اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے، چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا، اور جنگ نہ کی میں اب ان کے ہاں ٹھیرا ہوا ہوں۔ انہیں ان باتوں کا حکم دے رہا ہوں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور ان باتوں سے منع کر رہا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، میں انہیں ارکانِ اسلام اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دے رہا ہوں، یہاں تک کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مل جائے۔ والسلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!"

چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا،

"اللہ رحمان ورحیم کے نام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جو اللہ کے نبی ورسول ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے نام، سلامٌ علیک" میں تیرے سامنے اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد: تیرا قاصد تیرا خط لیکر میرے پاس پہنچ گیا ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ بنو حارث بن کعب نے جنگ کے بغیر ہی اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے تیری دعوتِ اسلام پر لبیک کہا ہے۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی راہِ ہدایت دکھا دی ہے۔ تو اب انہیں بشارت کے ساتھ تنبیہ بھی کر دو اور واپس لوٹ آؤ، تمہارے ساتھ ان کا وفد بھی آنا چاہیئے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!"

Marfat.com

(۱۳)

إِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَزِّيْهِ بِابْنٍ لَهٗ كَانَ قَدْ مَاتَ فَقَالَ[1]:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[2]۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. أَمَّا بَعْدُ: فَعَظَّمَ اللّٰهُ لَكَ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكَ الصَّبْرَ، وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ؛ ثُمَّ إِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَهْلِيْنَا وَمَوَالِيْنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِفِهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا إِلٰى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ. وَنُقْبَضُ لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتُلِيَ؛ وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِفِهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَسُرُوْرٍ، وَقَبَضَهٗ مِنْكَ بِأَجْرٍ كَثِيْرٍ: الصَّلَاةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى. إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ فَلَوْ تَجْمَعَنَّ عَلَيْكَ يَا مُعَاذُ خَصْلَتَيْنِ، أَنْ يُحْبَطَ جَزَعُكَ صَبْرَكَ فَتَنْدَمَ عَلٰى مَا فَاتَكَ فَلَوْ قَدِمْتَ عَلٰى ثَوَابِ مُصِيْبَتِكَ، قَدْ أَطَعْتَ رَبَّكَ وَتَنَجَّزْتَ مَوْعُوْدَهٗ، عَرَفْتَ أَنَّ الْمُصِيْبَةَ قَدْ تَصَرَّتْ عَنْهُ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ مَيِّتًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا فَاحْسِنِ الْجَزَاءَ وَتَنَجَّزِ الْمَوْعُوْدَ وَلْيُذْهِبْ أَسَفَكَ مَا هُوَ نَازِلٌ بِكَ فَكَانَ قَدْ!"

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط ارسال فرمایا تھا جس میں انہیں ان کے ایک بیٹے کی وفات پر تعزیت

---

[1] صبح الاعشیٰ ۹ : ۸۰ ، جمہرۃ رسائل العرب ۱ : ۶۵

[2] اصل میں نہیں ہے :

Marfat.com

اور تسلی فرمائی تھی۔

اللہ رحمان و رحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے معاذ بن جبلؓ کے نام، سلام علیک، میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، امابعد: اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو بڑا کرے۔ تمہیں صبر کی تلقین فرمائے، اور ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق بخشے،

ہماری جانیں، اہل و عیال اور دولت اللہ کی اعلیٰ بخششیں ہیں اور اس کے احسانات ہیں جو اس نے بطور امانت دے رکھے ہیں۔ ایک محدود مدت تک ہم ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور مقررہ وقت پر یہ لے لی جاتی ہیں، پھر اس نے ہم پر فرض کیا ہے کہ اس کی بخشش کا شکریہ ادا کریں اور آزمائش میں پڑیں تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ کی خوشگوار بخششوں میں سے ہی تھا اور اس کی بطور امانت دی ہوئی بھلائیوں میں سے تھا، اللہ نے تمہیں اپنے اس بیٹے کے سبب خوشی و مسرت سے لطف اندوز کیا، اور ایک بہت بڑے اجر کے بدلے تم سے لے لیا ہے، یعنی درود و رحمت اور ہدایت کا اجر! اگر تو صبر سے اسے باعثِ اجر تصور کرے، تو اے معاذ! پھر تم میں دو باتیں جمع نہ ہونے پائیں گی۔ (بچے سے اور ساتھ ہی ثواب سے محرومی)؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری گھبراہٹ صبر کو ضائع کر دے اور تم اس محرومی پر نادم ہو۔ اس لئے اگر تم مصیبت پر ثواب پانے کی ہمت کرو تو اپنے رب کے فرمانبردار قرار پاؤ گے اور اس کا وعدہ پورا کر دکھاؤ گے اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس اجر سے مصیبت کہیں کم تھی۔

اور یہ جان لو کہ جزع و فزع سے کوئی مرنے والا واپس نہیں آجاتا اور نہ اس سے غم کی مصیبت ٹل سکتی ہے۔ اس لئے حُسنِ جزاء حاصل کرو اور وعدہ پورا کر دکھاؤ! تمہاری مصیبت کا غم اس تصور سے زائل ہو جانا چاہئے کہ یہی

موت تم پر بھی نازل ہونے والی ہے بلکہ یوں سمجھو کہ جیسے تم بھی اللہ کو پیارے ہو چکے ہو! "

(۱۴)

إلى مُسيلمةِ الكذّابِ الحنفيّ

وَفِي نِهَايَةِ سَنَةِ عَشْرٍ مِنَ الهجرةِ عِنْدَ مَا عَادَ وَفْدُ بَنِي حَنِيفَةَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْيَمَامَةِ اِدَّعَى مُسَيْلَمَةُ النُّبُوَّةَ وَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ)

"مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللهِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ أُشْرِكْتُ فِي الْأَمْرِ مَعَكَ، وَإِنَّ لَنَا نِصْفَ الْأَرْضِ وَلِكِنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ!" وَكَانَتِ الرِّسَالَةُ قَدْ كُتِبَتْ بِخَطِّ عَمْرِو بْنِ الْجَارُودِ الْحَنَفِيِّ۔

فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُسَيْلَمَةَ[1]

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ[2]: فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ!"

بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کے نام

دسویں ہجری کے آخر میں بنو حنیفہ کا وفد جب مدینہ منورہ سے یمامہ واپس آیا تو مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا جس میں وہ کہتا ہے۔

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ۲: ۲۸۸، السیرۃ الحلبیۃ ۲: ۳۴۷، الزرقانی ۴: ۲۵، الطبری ۳: ۱۶۷، ابن الاثیر ۲: ۱۱۵، فتوح البلدان ص ۹۵، صبح الاعشیٰ ۶: ۳۸۱، مجموعۃ رسائل العرب ۱: ۶۷۔

[2] الاعراف (۷/۱۲۸)

Marfat.com

"مسیلمہ رسول اللہ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) کی جانب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام : سلام علیک۔ امابعد، ہمیں بھی آپ کا شریک حکمرانی بنایا گیا ہے، اس لئے آدھی زمین ہماری اور آدھی زمین قریش کی، مگر قریش ایک ایسی قوم ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں!"

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو لکھا:-

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے، محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام، سلام اس پر جو ہدایت کی راہ پر چلا، امابعد! جان لے کہ زمین تو اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بناتا رہتا ہے، اور نیک انجام تو صرف اہل تقویٰ کا مقدر ہے۔!"

(۱۵)

إلیٰ نصاریٰ نجران

وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ نَصَارَىٰ نَجْرَانَ مِنْ شَمَالِي الْيَمَنِ مَا نَصُّهُ[1]

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، إِلٰهِ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، اَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّيْ أَدْعُوْكُمْ إِلَىٰ عِبَادَةِ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ وَأَدْعُوْكُمْ إِلَىٰ وِلَايَةِ اللّٰهِ مِنْ وِلَايَةِ الْعِبَادِ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَالْجِزْيَةُ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَقَدْ آذَنْتُكُمْ بِحَرْبٍ وَالسَّلَامُ"

نجران کے نصاریٰ کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمالی یمن میں نجران کے عیسائیوں کی طرف مندرجہ ذیل تحریر ارسال فرمائی تھی!

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے جو ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا معبود ہے، امابعد! میں تمہیں بندوں کی بندگی کے بجائے اللہ کی عبادت

---

[1] صبح الاعشیٰ ۶/۳۸۰ إلیٰ ۳۸۱، جمہرۃ رسائل العرب ۱: ۷۶

کی دعوت دیتا ہوں اور بندوں کی ولایت اور سرپرستی کی بجائے اللہ کی ولایت وسرپرستی کی دعوت دیتا ہوں، اگر تم انکار کروگے تو پھر جزیہ اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو پھر میں تمہیں اسلام سے جنگ کا الٹی میٹم دیتا ہوں۔!"

(۱۶)

اِلیٰ بنی ثقیف

وَكَانَ قَدْ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَفْدٌ مِنْ أَشْرَافِ ثَقِيفٍ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ سَنَةَ تِسْعٍ عِنْدَ مَرْجِعِهٖ مِنْ تَبُوْكَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ فَكَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا قَالَ فِيْهِ[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ: إِنَّ عَضَاهَ وَجٍّ وَصَيْدَهٗ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهٗ. وَمَنْ وُجِدَ يَفْعَلُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّهٗ يُجْلَدُ وَتُنْتَزَعُ ثِيَابُهٗ فَإِنْ تَعَدّٰى ذٰلِكَ فَإِنَّهٗ يُؤْخَذُ فَيُبْلَغُ بِهِ النَّبِيَّ مُحَمَّدٌ وَإِنَّ هٰذَا أَمْرٌ مِنَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِأَمْرِ الرَّسُوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَا يَتَعَدَّاهُ أَحَدٌ يَظْلِمُ نَفْسَهٗ فَيَمَّا أَمَرَ بِهٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.

بنو ثقیف کے نام

۹ھ ہجری میں تبوک سے مدینہ پہنچ پر رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے اشراف کا ایک وفد آیا اور مسلمان ہوکر بیعت کی، آپؐ نے انھیں لکھا:

"اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو اللہ کے نبی ورسول ہیں مومنین کے نام، وادیٔ وج کے درخت اور شکار حرام ہے

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۳۵۱، السیرۃ الحلبیۃ ۲/ ۳۲۹، الزرقانی ۴/ ۱۰۔
جمہرۃ رسائل العرب ۱/ ۵۲۔

Marfat.com

یہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں گے۔ اگر کسی نے اس کی خلاف ورزی کی تو اسے پکڑ کر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دیا جائے گا یہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے!" یہ خط خالد بن سعید نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھا۔ جو اس کی خلاف ورزی کرے گا وہ خود پر ظلم کرے گا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔

Marfat.com

عہود و مواثیق نبوی

Marfat.com

عہود و مواثیق نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد ہمایونی میں جو معاہدے، احکام اور دستاویزات تحریر کرنے کا حکم دیا اور وہ آپؐ کے الفاظ میں ضبطِ تحریر میں لائی گئیں، ان کا مطالعہ بھی بے حد اہم اور دلچسپ ہے۔ فصاحت و بلاغت نبوی کا ایک منفرد نمونہ ہونے کے علاوہ ان سے سیرت نبوی کے بعض پہلوؤں پر روشنی بھی پڑتی ہے اور بہت مفید اور قیمتی حقائق سامنے آتے ہیں۔ ان دستاویزات میں سے تین خصوصیت کے ساتھ مفصل مطالعہ کا تقاضہ کرتی ہیں۔ میثاق مدینہ، معاہدہ حدیبیہ اور وثیقہ عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ، ان معاہدوں کے سلسلے میں دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں، ایک یہ کہ ان معاہدوں کی تحریر و تکمیل کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور پوزیشن میں کبھی نہیں تھے بلکہ آپؐ اس وقت ہمیشہ غالب اور برتر حیثیت میں تھے لیکن اس کے باوجود آپؐ نے اپنے کمزور، زیر دست اور حالات سے مجبور معارضین و مخالفین سے نہ تو من مانی شرائط منوانے کی کوشش کی اور نہ ان پر دھونس جمانے کا اظہار فرمایا بلکہ اس کے برعکس آپؐ نے اپنے مقابل لوگوں کے مفادات کا خیال رکھتے ہوئے ایسی شرائط بھی قبول کرلیں اور ایسی سہولیات دینے پر بھی تیار ہو گئے جو عام حالات میں کمزور یا مجبور فریق ہی تسلیم کر سکتا ہے؛ اور دوسری خاص بات یہ ہے کہ آپؐ نے کبھی کسی معاہدے کی کسی شق یا شرط کی خلاف ورزی نہیں کی، صدق و امانت اور اخلاص و وفاء کے ساتھ تمام معاہدوں پر ثابت قدم رہے!

میثاق مدینہ کے بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے بجا ارشاد فرمایا ہے کہ یہ تاریخ انسانی کا سب سے پہلا تحریر شدہ دستور ہے، اسلامی تاریخ کی اس شاندار اور قابلِ فخر دستاویز میں تشکیل ریاست کی متعدد قابلِ تقلید مثالیں موجود ہیں، جہاں عرب کا ایک گلہ بان نبی امیؐ دنیا کو اصول جہاں بانی کی اعلیٰ تعلیمات اور بلند تر روایات کا عظیم ورثہ عطا فرماتا ہے! مگر اس معاہدہ سے میں نبوت محمدی کی صداقت و حقانیت کے متعلق جو نکتہ موجود ہے اس کی طرف توجہ مبذول کرنا زیادہ ضروری ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ نے آپؐ کو اللہ کا رسولؐ ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا اور معاہدے میں "محمدؐ رسول اللہ" کے الفاظ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے لیکن اس کے برعکس مدینہ کی ریاست کا وہ آئین جو تمام گروہوں کی آزادانہ شرکت اور رضا و رغبت سے مرتب ہوا تھا اس میں ایک فریق یہودی بھی تھے جن کے پاس یثرب کی اقتصادی طاقت کے علاوہ مضبوط قلعوں کی شکل میں فوجی قوت بھی موجود تھی۔ مگر ان سب نے اس آئین میں آپؐ کو "رسول اللہ" تسلیم کیا، یہودیوں نے اس لفظ پر اعتراض نہ کیا حالانکہ وہ کفار مکہ کی نسبت بہتر پوزیشن میں تھے میثاق مدینہ میں اس لفظ کی شمولیت پر اعتراض کر سکتے تھے مگر انہوں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ آپؐ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں مگر بعد میں ان کے بغض و عناد نے انہیں راہِ حق پر آنے سے روکا، اس لئے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد برحق اپنی جگہ اس حقیقت کا ترجمان ہے کہ وہ آپؐ کو نبی برحق ہونے کی حیثیت سے پہچانتے تھے بلکہ قرآن مجید کے الفاظ میں بالکل اسی طرح پہچانتے تھے جس طرح وہ اپنے بچوں کو بخوبی پہچانتے تھے، ارشاد ربانی ہے۔

"اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ:

Marfat.com

ترجمہ:۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپؐ کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، اور اِن میں سے ایک گروہ بلا شبہ جانتے ہوئے حق کو چھپاتا ہے" (البقرہ آیت ۱۴۶)

میثاق مدینہ کے یہ الفاظ کہ" وَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ اَتْقٰی مَا فِی ھٰذہ الصحیفۃ وَاَبَرِّہٖ"، آج بھی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ اس آئین پر اتفاق کرنے والوں میں" اتقی و ابرّ" محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے کیونکہ اللہ کی معیت و نصرت آپؐ ہی کے حصّے میں آئی اِس آئین پر صدق و امانت کے ساتھ آپؐ ہی قائم رہے۔ اِس کی خلاف ورزی اور غداری کا ارتکاب کرنے والے یہودی تھے جو نسیت و نابود ہو گئے۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا!

اسلام جس انسانی آزادی خصوصاً مذہب اور عقیدے کی آزادی کا علمبردار ہے، غلاموں، زیر دستوں اور قیدیوں کے ساتھ جس حسنِ سلوک کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس کے اعلیٰ نمونے بھی ان عہود و مواثیق میں موجود ہیں، اِن تاریک زمانوں میں غلاموں اور زیر دستوں کے حقوق کی بات صرف رحمۃ للعالمین افصح العرب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان معجز بیان سے ہی ادا ہو سکتی تھی! اس طرح معاشرتی زندگی کے آداب اور شعائرِ دین کی تعلیم کا آپؐ کو جو احساس و اہتمام تھا اس کی جھلکیاں بھی ان دستاویزات کی زینت ہیں!

نمونہ عہود و مواثیق

(۱)

کتابُ رسُولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہِ علیہ وسلم، بَیْنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالیھودِ بالمدِیْنَۃِ وَھُوَ مَایُسَمّٰی الآنَ بمیثاقِ المَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ:۔

Marfat.com

قَالَ ابنُ إِسحَاقَ وَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَادَعَ فِيْهِ الْيَهُوْدَ وَعَاهَدَهُمْ وَأَقَرَّهُمْ عَلَى دِيْنِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ عَلَيْهِمْ وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ وَاشْتَرَطَ لَهُمْ:[1]

«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَثْرِبَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ فَلَحِقَ بِهِمْ وَجَاهَدَ مَعَهُمْ أَنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ: الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ بَيْنَهُمْ وَهُمْ يَفْدُوْنَ عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ وَبَنُوْعَوْفٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلَى وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَبَنُوْ سَاعِدَةَ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلَى وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَبَنُو الْحَارِثِ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلَى وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَنُوْجُشَمٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلَى وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَنُو النَّجَّارِ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوْلَى وَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ وَبَنُوْعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

---

[1] سيرة ابن هشام ٢/١٦، الروض الأنف ٢/١٦، مجموعة رسائل العرب ١/٢٥

[2] ويروى: الرباعة وهو الأجود، والربعة بكسراء وفتحها والرباعة بكسراء وفتحها: الشأن والحال الحسنة، يقال، رباعة الرجل: شأنه وحاله التي هو رابع أي مقيم عليها ويعني هنا: إنهم على حالهم التي كانوا عليه.

[3] التعاقل: تناطي الدية من قولهم: عقل القتيل عقلا: أي أعطى ديته؛ والمعاقل جمع معقلة وهي الدية والمعنى: يكونون على ما كانوا عليه من الأمر في الجاهلية من أخذ الديات أو إعطائها على مراتب آبائهم وأجدادهم.

عَلٰى رُبُعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوَلَ، وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ وَبَنُو النَّبِيْتِ عَلٰى رُبُعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوَلَ وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ المومنين؛ وَبَنُو الْأَوْسِ عَلٰى رُبُعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْأُوَلَ وَكُلُّ طَائِفَةٍ تَفْدِي عَانِيَهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَالْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ -

وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يَتْرُكُوْنَ مُفْرَحًا بَيْنَهُمْ أَنْ يُعْطُوْهُ بِالْمَعْرُوْفِ فِيْ فِدَاءٍ أَوْ عَقْلٍ، وَلَا يُحَالِفُ مُؤْمِنٌ مَوْلَى مُؤْمِنٍ دُوْنَهُ، وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ عَلٰى مَنْ بَغٰى مِنْهُمْ أَوِ ابْتَغٰى دَسِيْسَةَ ظُلْمٍ أَوْ إِثْمٍ أَوْ عُدْوَانٍ أَوْ فَسَادٍ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَنَّ أَيْدِيَهُمْ عَلَيْهِ جَمِيْعًا وَلَوْ كَانَ وَلَدَ أَحَدِهِمْ ؛ وَلَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ فِيْ كَافِرٍ ؛ وَلَا يُنْصَرُ كَافِرٌ عَلٰى مُؤْمِنٍ، وَأَنَّ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَاحِدَةٌ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ مَوَالِيْ بَعْضٍ دُوْنَ النَّاسِ، وَأَنَّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُوْدَ فَإِنَّ لَهُ النَّصْرَ وَالْأُسْوَةَ غَيْرَ مَظْلُوْمِيْنَ وَلَا مُنْتَنَاصِرِيْنَ عَلَيْهِمْ، وَأَنَّ سِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدَةٌ لَا يُسَالِمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ فِيْ قِتَالٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا عَلٰى سَوَاءٍ وَعَدْلٍ بَيْنَهُمْ وَأَنَّ كُلَّ غَازِيَةٍ غَزَتْ مَعَنَا يَعْقُبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُبَيِّئُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِمَا نَالَ دِمَاءَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ عَلٰى أَحْسَنِ هَدْيٍ وَأَقْوَمِهِ، وَأَنَّهُ لَا يُجِيْرُ مُشْرِكٌ مَالًا لِقُرَيْشٍ، وَلَا نَفْسًا، وَلَا يَحُوْلُ دُوْنَهُ عَلٰى مُؤْمِنٍ، وَأَنَّهُ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدٌ بِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضٰى وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ، وَأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ كَافَّةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ إِلَّا قِيَامٌ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَقَرَّ بِمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، وَآمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَنْصُرَ مُحْدِثًا وَلَا يُؤْوِيَهُ، وَأَنَّهُ مَنْ نَصَرَهُ أَوْ آوَاهُ، فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَأَنَّكُمْ مَهْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ مَرَدَّهُ إِلَى اللّٰهِ

Marfat.com

عَزَّوَجَلَّ وَإِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم۔

وَأَنَّ الْيَهُودَ يُنْفِقُونَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامُوا مُحَارِبِينَ، وَأَنَّ يَهُودَ بَنِي عَوْفٍ أُمَّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ، لِيَهُودِ دِينُهُمْ، وَلِلْمُسْلِمِينَ دِينُهُمْ، مَوَالِيهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ فَإِنَّهُ لَا يُوتِغُ إِلَّا نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ. وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي النَّجَّارِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي الْحَارِثِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي سَاعِدَةَ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي جُشَمٍ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ. وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي الْأَوْسِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ وَأَنَّ لِيَهُودِ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَأَثِمَ فَإِنَّهُ لَا يُوتِغُ إِلَّا نَفْسَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَإِنَّ جَفْنَةَ بَطْنٌ مِنْ ثَعْلَبَةَ كَأَنْفُسِهِمْ، وَأَنَّ لِبَنِي الشُّطَيْبَةِ مِثْلَ مَا لِيَهُودِ بَنِي عَوْفٍ، وَأَنَّ الْبِرَّ دُونَ الْإِثْمِ، وَأَنَّ مَوَالِيَ ثَعْلَبَةَ كَأَنْفُسِهِمْ، وَأَنَّ بِطَانَةَ يَهُودَ كَأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّهُ لَا يُحْجَزُ عَلَى ثَأْرِ جَرْحٍ۔ وَأَنَّهُ مَنْ فَتَكَ فَبِنَفْسِهِ فَتَكَ وَأَهْلَ بَيْتِهِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى أَبَرِّ هَذَا، وَأَنَّ عَلَى الْيَهُودِ نَفَقَتَهُمْ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ نَفَقَتُهُمْ، وَإِنَّ بَيْنَهُمُ النَّصْرَ عَلَى مَنْ حَارَبَ أَهْلَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، وَأَنَّ بَيْنَهُمُ النُّصْحَ وَالنَّصِيحَةَ، وَالْبِرَّ دُونَ الْإِثْمِ، وَأَنَّهُ لَمْ يَأْثَمْ امْرُؤٌ بِحَلِيفِهِ وَأَنَّ النَّصْرَ لِلْمَظْلُومِ، وَأَنَّ الْيَهُودَ يُنْفِقُونَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامُوا مُحَارِبِينَ، وَأَنَّ يَثْرِبَ حَرَامٌ جَوْفُهَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، وَأَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ وَأَنَّهُ لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا۔

وَأَنَّهُ مَا كَانَ بَيْنَ أَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مِنْ حَدَثٍ أَوِ اشْتِجَارٍ يُخَافُ فَسَادُهُ فَإِنَّ مَرَدَّهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ، وَأَنَّ اللَّهَ عَلَى أَتْقَى مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ وَأَبَرِّهِ، وَأَنَّهُ لَا تُجَارُ قُرَيْشٌ وَلَا مَنْ نَصَرَهَا وَأَنَّ بَيْنَهُمُ النَّصْرَ عَلَى مَنْ دَهَمَ يَثْرِبَ، وَإِذَا دُعُوا إِلَى صُلْحٍ يُصَالِحُونَهُ

Marfat.com

وَيَلْبَسُونَهُ فَإِنَّهُمْ يُصَالِحُونَهُ وَيَلْبَسُونَهُ. وَأَنَّهُمْ إِذَا دُعُوا إِلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَهُمْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا مَنْ حَارَبَ فِي الدِّينِ، عَلَى كُلِّ أُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمُ الَّذِي قِبَلَهُمْ، وَأَنَّ يَهُودَ الْأَوْسِ مَوَالِيهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ عَلَى مِثْلِ مَا لِأَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ مَعَ الْبِرِّ الْحَسَنِ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ وَأَنَّ الْبِرَّ دُونَ الْإِثْمِ، لَا يَكْسِبُ كَاسِبٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ عَلَى أَصْدَقِ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ وَأَبَرِّهِ، وَأَنَّهُ لَا يَحُولُ هٰذَا الْكِتَابُ دُونَ ظَالِمٍ وَآثِمٍ وَأَنَّهُ مَنْ خَرَجَ آمِنٌ وَمَنْ قَعَدَ آمِنٌ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ أَوْ أَثِمَ، وَأَنَّ اللّٰهَ جَارٌ لِمَنْ بَرَّ وَاتَّقَى. وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ!"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عہد نامہ جو آپؐ نے مہاجرین
وانصار اور یہود کے درمیان مدینہ میں تحریر کروایا تھا، اسے
ہی اب میثاق مدینہ منورہ کہتے ہیں۔

ابن اسحاقؒ کا بیان ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے مابین تحریر کروایا تھا، اس میں آپؐ نے یہود سے پرسکون رہنے کا معاہدہ کیا، انہیں ان کے دین پہ برقرار رکھا، ان پر شروط عائد کیں اور ان کے لئے شرائط اپنے ذمہ لیں۔

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قریش و یثرب کے مومنین و مسلمین اور ان کی پیروی میں ان سے آملنے اور ان کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے درمیان لکھی گئی ہے، وہ سب لوگوں سے الگ ایک امت ہیں؛ قریش سے ہجرت کر کے آنے والے اپنے پہلے طریقے پر رہیں گے، آپس میں دیت یا خوں بہا ادا کرتے رہیں گے، وہ اپنے اسیر کا فدیہ متعارف و منصفانہ طریقے سے اسلامی معاشرے میں ادا کرتے رہیں گے۔ بنو عوف بھی اپنے طریقہ پر رہیں گے۔ اور پہلے طریقے کے مطابق اپنی اپنی دیت ادا کرتے رہیں گے اور ہر گروہ اسلامی

معاشرے میں اپنے اسیر کا فدیہ متعارف و منصفانہ طریقے سے ادا کرتا رہے گا۔ بنو ساعدہ بھی اپنے پہلے طریقے پر رہیں گے اور اپنے رواج کے مطابق اپنا اپنا خون بہا ادا کرتے رہیں گے

ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں اپنے مجرم کا فدیہ متعارف و منصفانہ طریقے سے ادا کرنا ہوگا؛ بنو حارث اپنے پرانے طریقے پر رہیں گے۔ اپنے پرانے طریقے پر خون بہا ادا کرتے رہیں گے، ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں متعارف و منصفانہ طریقے سے اپنے اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بنو جشم اپنے پرانے طریقے پر رہیں گے اور پہلے طریقے کے مطابق خون بہا ادا کرتے رہیں گے۔ ان میں سے ہر گروہ کو متعارف اور منصفانہ طریقے سے اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بنو نجار اپنے پرانے طریقے پر ہوں گے اور پہلے کی طرح اپنا اپنا خون بہا ادا کرتے رہیں گے۔ ان میں سے ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں متعارف و منصفانہ طریقے سے اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بنو عوف اپنے طریقے پر رہیں گے اور پہلے کی طرح اپنا اپنا خون بہا ادا کرتے رہیں گے۔

ان میں سے ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں اپنے قیدی کا متعارف و منصفانہ طریقے سے فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بنو بیت اپنے پرانے طریقے پر رہیں گے اور پہلے کی طرح باہم دیت ادا کرتے رہیں گے۔ ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں متعارف اور منصفانہ طریقے کے مطابق اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ بنو اوس بھی اپنے پرانے طریقے پر رہیں گے اور پہلے کی طرح باہم دیت ادا کرتے رہیں گے۔ ہر گروہ کو اسلامی معاشرے میں متعارف و منصفانہ طریقے سے اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرنا ہوگا؟

اسلامی معاشرے میں قرضے میں دبے ہوئے کسی انسان کو یونہی نہیں رہنے دیا جائے گا بلکہ بیت المال سے معروف طریقے کے مطابق اس کا فدیہ یا خون بہا ادا کیا جائے گا؛ کوئی مومن اسلامی معاشرے میں کسی مومن کے آزاد کردہ غلام یا دوست سے اس کی اجازت کے بغیر معاہدہ نہیں کر سکے گا؛ اسلامی معاشرے میں اگر کسی نے بغاوت و سرکشی دکھائی۔ یا ظلم اور گناہ کے در پے ہوا، یا

Marfat.com

دست درازی کی یا اسلامی معاشرے میں فساد پھیلایا تو سب مومنین متقین اس کے خلاف فرد واحد کی طرح متحد ہو کر اسے مغلوب کریں گے! کوئی مومن کسی مومن کو کافر کے بارے میں قتل نہیں کرے گا؛ کسی مومن کے خلاف کافر کی مدد نہیں کیجائے گی: اللہ کا ذمہ و تحفظ ایک سا ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان باقی مسلمانوں کے بغیر کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور مومنین دوسروں کے مقابلے میں باہم ایک دوسرے کے دوست و مددگار ہیں۔

یہود میں سے جو ہمارے اسلامی معاشرے کے حقوق شہریت حاصل کریگا تو اس کی مدد کیجائے گی اور وہ برابر کے شہری ہوں گے، ان پر ظلم نہ ہوگا اور وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی کی مدد نہیں کریں گے، مومنین کی صلح متفقہ طور پر طے ہوگی، کوئی مومن دوسروں کے بغیر جہاد فی سبیل اللہ کے موقع پر کسی کے ساتھ پرامن رہنے کی بات نہیں کریگا۔ معاہدہ امن سب کی طرف سے عدل و مساوات کی بنیاد پر ہی طے ہوگا؛ ہمارے ساتھ شریک جہاد ہونے والا گروہ باری باری لڑے گا؛ اللہ کی راہ میں جانیں قربان کرنے والے اور خون بہانے والے سب مومن برابر ہیں؛ متقی اہل ایمان ہی بہترین اور مناسب ترین راہ ہدایت پر ہیں؛ کوئی مشرک قریش کے مال یا کسی فرد کو پناہ نہیں دے سکے گا؛ اگر کسی نے قتل کر کے مومن کی جان لے لی اور اس پر گواہ بھی موجود ہوئے تو اسے قصاص دینا ہوگا حتیٰ کہ مقتول کا وارث صلح پر راضی ہو جائے، سب مومن اس پر کاربند رہیں گے بلکہ ان کے لئے تو اس پر قائم رہنے کے علاوہ کوئی بات جائز ہی نہ ہوگی، جس مومن نے اس نوشت کے مندرجات کا اقرار کر لیا تو اس کے لئے جائز نہ ہوگا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ کسی خلاف ورزی کرنے والے کی مدد کرے یا اسے پناہ دے؛ اگر کسی نے مدد کی یا پناہ دی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس پر اللہ کا غضب ہوگا؛ اس سے کوئی توبہ یا فدیہ نہیں قبول کیا جائے گا، اس سلسلے میں جب کبھی بھی کوئی اختلاف ہوا تو

اسے اللہ عزوجل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانا ہوگا۔

جنگ کے دوران مومنین کی طرح یہود بھی اخراجات جنگ برداشت کریں گے بنوعوف کے یہودی مسلمانوں کی طرح ایک امت ہیں، یہودیوں کا اپنا دین اور مسلمانوں کا اپنا دین، خواہ ان کے آزاد کردہ غلام یا دوست ہوں یا وہ خود ہوں، ہاں مگر جس نے ظلم وگناہ کا ارتکاب کیا تو وہ خود کو اور اپنے اہلِ خانہ کو ہی تباہ کرے گا۔ بنونجار کے یہودیوں کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو بنوعوف کے یہودیوں کے لئے ہے، بنوساعدہ کے یہودیوں کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو بنوعوف کے یہودیوں کے لئے ہے۔ بنوجشم کے یہودیوں کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو یہود بنوعوف کے لئے ہے، بنواوس کے یہودیوں کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو یہود بنوعوف کے لئے ہے ہاں مگر جو ظلم وگناہ کا ارتکاب کرے تو وہ خود کو اور اپنے اہلِ خانہ کو تباہ کرے گا۔ بنوجفنہ بھی بنوثعلبہ کی طرح ایک خانوادہ ہیں۔ بنوشطنہ یہود بنوعوف کی طرح حقوق رکھتے ہیں۔ نیکی گناہ سے روکتی ہے۔ بنوثعلبہ کے موالی بھی انہی کی طرح ہیں، یہود کے گھریلو آدمی بھی ان کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نہیں نکل سکے گا۔ زخم کا بدلہ لینے میں رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اگر کسی نے کسی کو دھوکے سے قتل کیا تو اس نے خود کو اور اپنے اہل خانہ کو دھوکے سے قتل کیا۔ ہاں اگر کسی پر ظلم کیا جائے تو الگ بات ہے۔ اللہ تو نیک تر سے راضی ہے، یہودی اپنے اخراجات خود اٹھائیں گے مسلمان اپنے اپنے اخراجات خود اٹھائیں گے۔ اس معاہدہ پر متفق ہونے والوں کو جو بھی لڑے گا تو وہ سب آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ان میں خیر خواہی بھلائی قائم رہے گی، نیکی برائی سے روکتی ہے، اور کبھی کسی شخص نے اپنے حلیف کے ساتھ برا نہیں کیا اور مدد تو مظلوم کے لئے ہوتی ہے۔ یہود مومنین کی طرح خرچ کرتے رہیں گے جب تک وہ لڑتے رہیں گے۔ اس معاہدہ سے متفق ہونے والوں کے لئے یثرب کا داخلی علاقہ حرم اور محفوظ جگہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس معاہدہ

Marfat.com

دوسرے پڑوسی کی طرح ہے نہ نقصان دے گا نہ برائی کرے گا اور مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی محفوظ جگہ کے پاس رہنے کی ممانعت ہوگی۔

اس دستاویز والوں کے درمیان اگر کوئی واقعہ پیش آئے یا جھگڑا پیدا ہو جس سے فساد کا ڈر ہو تو اسے اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانا ہوگا۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہوگا جو اس دستاویز میں موجود شرائط کی پابندی کے سلسلے میں سب سے زیادہ متقی اور نیک ہوگا! قریش اور ان کے مددگاروں کی پناہ نہیں حاصل کی جائے گی۔ یثرب پر حملہ آور کے خلاف سب ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ جب انہیں صلح کی دعوت دی جائے گی تو وہ مصالحت کریں گے اور اسے عملی جامہ پہنائیں گے ایسی صورت میں انہیں (یہود کو) بھی مصالحت کرنا اور اسے عملی جامہ پہنانا ہوگا، اور اگر انہیں (یہودیوں کو) ایسی ہی بات کی دعوت دی گئی تو مؤمنین پر بھی ان کی خاطر یہی کچھ لازم ہوگا۔ ہاں اگر کوئی دین کے معاملے میں لڑے تو الگ بات ہے سب لوگوں پر ان کا حصہ واجب ہے جو ان کی جانب ہے؛ بنو اوس کے یہود۔ ان کے موالی اور خود ان پر بھی وہی کچھ ہے جو اس دستاویز والوں پر ہے، ساتھ ہی اس دستاویز والوں کی طرف سے حسن سلوک بھی۔ اور یہ کہ نیکی برائی کے لئے رکاوٹ ہے، کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہے اس کی ذمہ داری اسی پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حامی ہوگا جو اس دستاویز کی شرائط کے سلسلے میں سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوگا۔ یہ نوشتہ کسی ظالم یا مجرم کے لئے رکاوٹ کا کام نہیں دے گا۔ شہر سے جو باہر جائے وہ بھی محفوظ ہے اور جو مقیم رہے گا وہ بھی محفوظ ہوگا سوائے ظلم اور جرم کرنے والے کے اور اللہ تعالیٰ کی معیت اسی کا حق ہے جو سب سے زیادہ نیک اور متقی ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں!

Marfat.com

كِتَابُ الصُّلْحِ الَّذِي تَمَّ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ هِشَامٍ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُؤَرِّخِينَ: إِنَّ قُرَيْشًا صَدَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ عَنْ زِيَارَةِ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَجَرَتِ الْمُفَاوَضَاتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ ثُمَّ بَعَثُوا سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو وَأَخَا بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ يَطْلُبُونَ الصُّلْحَ فَوَافَقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَدَعَا عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا نَعْرِفُ هَذَا وَلَكِنْ اكْتُبْ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُ إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ!" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ!" فَكَتَبَهَا عَلِيٌّ كَمَا أَرَادَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ: هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو." فَقَالَ سُهَيْلٌ: "وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ!" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي!" ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امْحُ رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَقَالَ: أَرِنِيهِ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ بِيَدِهِ الشَّرِيفَةِ ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ:

"هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو: اصْطَلَحَا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَنِ النَّاسِ عَشْرَ سِنِينَ، يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ، وَيَكُفُّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ عَلَى أَنَّهُ مَنْ أَتَى مُحَمَّدًا مِنْ قُرَيْشٍ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ رَدَّهُ عَلَيْهِمْ وَمَنْ جَاءَ قُرَيْشًا مِمَّنْ مَعَ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرُدُّوهُ عَلَيْهِ، وَأَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ، وَأَنَّهُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ مُحَمَّدٍ وَعَهْدِهِ دَخَلَ

Marfat.com

فِيهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيهِ!"
وَاِمَّا سُهَيْلٌ قَائِلًا: "وَاِنَّكَ تَرْجِعُ عَنَّا عَامَكَ هٰذَا فَلَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا مَكَّةَ، وَاِنَّهُ إِذَا كَانَ عَامُ قَابِلٍ خَرَجْنَا عَنْكَ فَدَخَلْتَهَا بِاَصْحَابِكَ فَأَقَمْتَ بِهَا ثَلَاثًا مَعَكَ سِلَاحُ الرَّاكِبِ: السُّيُوفُ فِي الْقُرُبِ لَا تَدْخُلُهَا بِغَيْرِ هٰذَا!"

فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْكِتَابِ، اَشْهَدَ عَلَى الصُّلْحِ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرِجَالًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَمِنَ الْمُسْلِمِينَ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

صلح نامہ جو حدیبیہ والے سال انجام پایا

ابنِ ہشام اور دیگر مؤرخین کا قول ہے کہ حدیبیہ والے سال یعنی سنہ ۶ ہجری میں قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو بیت اللہ کی زیارت سے روک دیا تھا، آپؐ کے ساتھ قریش کے مذاکرات ہوئے پھر انہوں نے سہیل بن عمرو کو، جو بنو عامر بن لؤی سے تھا، صلح کے لئے بھیجا تو آپؐ بھی اس پہ متفق ہو گئے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا: "لکھو! اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے"، تو سہیل نے کہا: "ہم تو اسے نہیں جانتے، بلکہ تم لکھو اللّٰھم تیرے نام سے!" تب مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھیں گے!" مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھدو: باسمك اللّٰھمّ: چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہی لکھدیا، پھر ان سے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لکھو: یہ ہے جس پہ محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے صلح کی!" سہیل نے کہا: "بخدا اگر ہم جانتے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو نہ تو آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے، بلکہ آپ لکھئے، محمد بن عبد اللہ!" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں تو یقیناً اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم لوگوں نے جھٹلایا ہے!" پھر آپ نے حضرت

Marfat.com

علیؓ سے کہا: رسول اللہ کا لفظ مٹا دو! مگر انھوں نے کہا: واللہ! میں تو یہ کبھی نہیں مٹاؤں گا! آپ نے ان سے کہا! تو مجھے دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے، حضرت علیؓ نے وہ لفظ آپ کو دکھایا جسے آپؐ نے اپنے دست مبارک سے محو کر دیا۔ پھر کہا: لکھو:۔

"یہ ہے جس پر محمدؐ بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے صلح کی، ان دونوں نے طے کیا کہ دس سال تک لوگوں کے لئے جنگ موقوف کر دی جائے۔ اس دوران میں لوگ آرام سے رہیں، ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں، اس کے علاوہ قریش کا کوئی آدمی اگر اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آجائے تو وہ اسے واپس کر دیں گے۔ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی ساتھی قریش کے پاس آیا تو وہ اسے واپس نہیں کریں گے۔ ہمارے درمیان زنبیل بند رہے گی (شر کی باتیں بند رہیں گی) چوری یا غداری نہ ہوگی، جو محمدؐ کے ساتھ معاہدہ میں شامل ہونا پسند کریں گے ہو سکیں گے اور جو قریش کے ساتھ معاہدہ میں شامل ہونا پسند کریں گے ہو سکیں گے"۔

سہیل نے اضافہ کیا: "آپ اس سال مکہ میں داخل ہوئے بغیر لوٹ جائیں گے آئندہ سال ہم مکہ خالی کر کے چلے جائیں گے، آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ داخل ہوں گے، تین دن ٹھہریں گے، آپ کے پاس سوار کا اسلحہ ہو سکتا ہے: تلواریں میانوں میں رہیں گی۔ اس کے علاوہ اسلحہ لیکر آپ مکہ میں داخل نہیں ہوں گے!"

جب یہ صلح نامہ تحریر ہو گیا تو اس پر کچھ مسلمانوں اور بعض مشرکین نے بطور گواہ دستخط کئے[1]۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے بطور گواہ دستخط کئے۔

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ۲/۳۳۰، الروض الانف ۲ ۲۲۹، اعجاز القرآن للباقلانی ص ۱۱۴، الطبری ۳/۷۹، الکامل لابن الاثیر ۲/۷۷، السیرۃ الحلبیۃ ۲/۲۴۴۔ جمہرۃ رسائل العرب ۱/۳۰، صبح الاعشی ۴/۱۴،

Marfat.com

(٣)

عَهْدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لِأَهْلِ أَيْلَةَ وَغَيْرِهِم بِالْأَمَانِ۔

وَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ فِي السَّنَةِ التَّاسِعَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ، جَاءَهُ يُحَنَّةُ بْنُ رُؤْبَةَ صَاحِبُ أَيْلَةَ وَصُحْبَتُهُ أَهْلُ جَرْبَاءَ وَأَهْلُ أَذْرُحَ وَأَهْلُ مِيْنَاءَ فَصَالَحَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الْأَمَانِ وَهٰذَا نَصُّهُ[1]:

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذَا أَمَنَةٌ مِنَ اللّٰہِ وَمُحَمَّدِ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِيُحَنَّةَ بْنِ رُؤْبَةَ وَأَهْلِ أَيْلَةَ سُفُنُهُمْ وَسَيَّارَتُهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، لَهُمْ ذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَهْلِ الْبَحْرِ، فَمَنْ أَحْدَثَ مِنْهُمْ حَدَثًا فَإِنَّهُ لَا يَحُوْلُ مَالُهُ دُوْنَ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ طَيِّبٌ لِمَنْ أَخَذَهُ مِنَ النَّاسِ وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَنْ يُمْنَعُوْا مَاءً يَرِدُوْنَهُ وَلَا طَرِيْقًا يُرِيْدُوْنَهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ۔"

اہل ایلہ وغیرہ کے لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نامہ

سنہ ۹ ہجری میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تھے تو آپؐ کے پاس یحنہ بن رؤبہ صاحب ایلہ حاضر ہوا۔ اس کے ہمراہ جرباء، اذرح اور میناء کے لوگ بھی تھے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جزیہ دینے پر صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جو دستاویز امان لکھکر دی اس کا متن یہ تھا۔

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے، یہ امان ہے اللہ اور نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یحنہ بن روبہ اور اہل ایلہ کے لئے، ان کے سمندری

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ۲/۳۳۸، الروض انف ۲/۳۱۹، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۴۸، الزرقانی ۳/۱۲، السیرۃ الحلبیۃ ۲/۲۶۴۔

اور بری قافلوں کے لئے، اِنہیں اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ و تحفظ حاصل ہے اس امان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو شام، یمن اور سمندری علاقے سے اِن کے ساتھ ہیں۔ اب اگر ان میں سے کوئی عہد توڑے گا تو اس کا مال اس کی جان کو بچا نہیں سکے گا، اس کا مال جو بھی بطور غنیمت لے لے گا اس کے لئے حلال ہوگا، یہ جائز نہ ہوگا کہ انہیں کسی پانی پر وارد ہونے سے روکا جائے یا بری و سمندری راستے پر سفر سے منع کیا جائے۔"

(۴)

كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِأَهْلِ أَذْرُح وَجَرْبَاءَ بِالْأَمَانِ۔

وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَانًا لِأَهْلِ اَذْرَحَ وَجَرْبَاءَ وَهٰذَا نَصُّهٗ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذَا الْكِتَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ أَذْرُحَ وَجَرْبَاءَ: اِنَّهُمْ آمِنُوْنَ بِأَمَانِ اللّٰهِ، وَأَمَانِ مُحَمَّدٍ، وَإِنَّ عَلَيْهِمْ مِائَةَ دِيْنَارٍ فِي كُلِّ رَجَبٍ وَافِيَةً طَيِّبَةً، وَاللّٰهُ كَفِيْلٌ عَلَيْهِمْ بِالنُّصْحِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَمَنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمَخَافَةِ وَالتَّعْزِيْرِ۔

اہل اذرح وجرباء کے لئے امان نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اذرح وجرباء کے لئے جو امان نامہ تحریر کروایا تھا اس کا متن یہ ہے۔

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے۔ یہ ہے امان نامہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اہل اذرح وجرباء کے لئے۔ انہیں اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امان کے ذریعے حفاظت حاصل ہے۔ ان پر ایک سو دینار جزیہ ہوگا جو ہر ماہ

سلہ سیرۃ الحلبیۃ ۲/۲۶۴، الزرقانی ۳/۴۱۳، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۴۹

رجب میں پورا پورا ادا کیا جائے گا، مسلمانوں کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے ان کا اللہ ضامن ہے، خوف اور امداد کے لئے ان کے پاس جو مسلمان پناہ لے گا اس پر بھی اللہ ضامن ہے!"

(۵)

عہدہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی کلب

وَكَانَ قَطَنُ بْنُ حَارِثَةَ الْعُلَيْمِيُّ قَدْ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي وَفْدِ بني كلب فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كِتَابًا وَهٰذَا نَصُّهُ[1]:

"هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ لِعَمَائِرِ كَلْبٍ وَأَحْلَافِهَا وَمَنْ ظَاهَرَهُ الْإِسْلَامُ مِنْ غَيْرِهَا مَعَ قَطَنِ بْنِ حَارِثَةَ الْعُلَيْمِيِّ بِإِقَامَةِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ بِحَقِّهَا فِي شِدَّةِ عَقْدِهَا وَوَفَاءِ عَهْدِهَا بِمَحْضَرِ شُهُودٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ وَدِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ؛

عَلَيْهِمْ فِي الْهَمُولَةِ الرَّاعِيَةِ الْبَاطُ النَّوَّارُ: فِي كُلِّ خَمْسِينَ نَاقَةً عَيْرُ ذَاتِ عَوَارٍ، وَالْحَمُولَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ، وَفِي الشَّوِيِّ الْوَرِيِّ مُسِنَّةٌ حَامِلٌ أَوْ حَافِلٌ، وَفِيمَا سَقَى الْجَدْوَلُ مِنَ الْعَيْنِ الْمُعِيرِ الْعُشْرُ مِنْ ثَمَرِهَا مِمَّا أَخْرَجَتْ أَرْضُهَا، وَفِي الْعِذْيِ شَطْرُهُ بِقِيمَةِ الْأَمِينِ فَلَا تُزَادُ عَلَيْهِمْ وَظِيفَةٌ. وَلَا تُفَرَّقُ، يَشْهَدُ اللهُ تَعَالَى عَلَى ذٰلِكَ وَرَسُولُهُ!"

بنی کلب کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نامہ

بنو کلب سے قطن بن حارثہ العلیمی بنو کلب کے وفد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اسے ایک دستاویز لکھکر دی تھی جس کا متن یہ ہے۔

---

[1] العقد الفرید ۱/۱۰۹، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۵۲ - ۵۱

"بنو کلب کے قبائل، ان کے حلیفوں اور ان کے علاوہ اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں میں سے جو قطن بن حارثہ العلیمی کے ہمراہ تھے، کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ دستاویز ہے کہ وہ وقت پر نماز ادا کرتے رہیں گے۔ پابندی کے ساتھ کما حقہٗ زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے اور اپنے عہد کی پابندی کریں گے۔ یہ دستاویز حسب ذیل مسلمان گواہوں کی موجودگی میں تحریر ہوئی۔

سعدؓ بن عبادۃ، عبداللہؓ بن انیس اور دحیہؓ بن خلیفہ الکلبی:۔

ان پر واجب ہوگا کہ کھلی اور آزاد چرنے والی اور اپنے بچوں پر شفقت کرنے والی پچاس اونٹنیوں میں سے ایک بے عیب اونٹنی ادا کرتے رہیں جبکہ بوجھ اٹھانے والی کسب معاش میں کام آنے والی اونٹنیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور موٹی تازی دودھ دینے والی بکریوں میں سے ایک حاملہ یا دودھ دینے والی بکری زکوٰۃ کے طور پر ادا کرتے رہیں، ایسی زمین جسے چشمے کی نہر سے سیراب کیا جائے اس کی پیداوار اور پھلوں پر عشر ہے، کھجور یا بارش کے پانی سے سیراب ہونے والے پودوں کی پیداوار میں کسی امانتدار کی طرف سے طے کردہ قیمت کے مطابق نصف حصہ: ان پر اس سے زیادہ زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی اور اس میں فرق بھی نہیں لایا جائے گا۔ اس پر اللہ اور اس کا رسول گواہ ہے۔ یہ دستاویز ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے تحریر کی تھی!"

(۶)

كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَىٰ بَنِي نَهْدٍ

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ كَتَبَ كِتَابًا مَعَ طَهْفَةَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ النَّهْدِيِّ حِينَ وَفَدَ عَلَيْهِ فِي وَفْدِ

سلہ العقد الفرید ۱/۱۱۴، الزرقانی ۴/۱۹۲، المثل السائر ص ۶۳، الشفا ۱/۱۷۰، صبح الاعشیٰ ۲/۲۴۴، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۵۷۔

بَنِیْ نَهْدٍ، وَهٰذَا نَصُّهٗ:-

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ إِلٰی بَنِیْ نَهْدِ بْنِ زَیْدٍ: اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ آمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، لَکُمْ یَا بَنِیْ نَهْدٍ! فِی الْوَظِیْفَةِ الْفَرِیْضَةُ، وَلَکُمُ الْعَارِمُ وَالْفَرِیْشُ وَذُو الْعِنَانِ الرَّکُوْبُ وَالْفَلُوُّ الضَّبِیْسُ، لَا یُمْنَعُ سَرْحُکُمْ وَلَا یُعْضَدُ طَلْحُکُمْ وَلَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ وَلَا یُؤْکَلُ أَکْلُکُمْ. مَا لَمْ تُضْمِرُوْا الْإِمَاقَ وَتَأْکُلُوا الرِّبَاقَ مَنْ أَقَرَّ بِمَا فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ فَلَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ وَالذِّمَّةُ، وَمَنْ أَبٰی فَعَلَیْہِ الرَّبُوَةُ!"

بنو نہد کے لئے دستاویز نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طہفہ بن ابی زہیر نہدیؓ کے ہمراہ ایک مکتوب ارسال فرمایا تھا۔ جب وہ بنو نہد کے وفد کے ہمراہ دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے تھے، جس کا متن یہ ہے۔

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے؛ جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے ان پر سلام؛ اے بنو نہد! تم پر نصابِ زکوۃ میں سے ایک بڑی اونٹنی فرض ہوگی، بیمار، نئی نئی بچہ دینے والی، لگام والے گھوڑے اور سواری کے ناقابل گھوڑی کے بچے میں کوئی زکوۃ نہیں ہوگی؛ تمہارے چرنے والے مویشی کو نہیں روکا جائے گا، تمہارے کاٹنے والے درخت نہیں کاٹے جائیں گے، تمہارے دودھ دینے والے مویشی کو نہیں روکا جائے گا۔ تمہاری پیداوار نہیں کھائی جائے گی بشرطیکہ تمہارے دلوں میں عہد شکنی نہ ہو اور وعدہ خلافی نہ کرو؛ جس نے اس مکتوب کے مندرجات کا اقرار کیا تو اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایفائے عہد اور ذمہ و تحفظ ہے اور جو انکار کرے گا اس پر سود سزا زیادہ عائد کیا جائے گا!

كِتَابُهُ صلى الله عليه وسلم لِأَبِي ضُمَيْرَةَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

وَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم [illegible]

وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا مِمَّا أَنَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ

وَهٰذَا نَصُّهُ[1]:-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ لِأَبِي ضَمِيرَةَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ أَعْتَقَهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ، إِنْ أَحَبُّوا أَقَامُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ، وَإِنْ أَحَبُّوا رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَلَا يُعْرَضُ لَهُمْ إِلَّا بِحَقٍّ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَسْتَوْصِ بِهِمْ خَيْرًا"

وَكَتَبَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فَاخْتَارَ أَبُو ضَمِيرَةَ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَدَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ۔

ابوضمیرہؓ اور ان کے خاندان کے لیے دستاویز نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوضمیرہؓ اور ان کے خاندان کے لئے ایک دستاویز تحریر فرمائی تھی، یہ لوگ اہل عرب میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنگ کے دوران قیدی ہو کر بطور مال غنیمت لائے گئے تھے، دستاویز کا متن یہ ہے۔

"اللہ رحمان و رحیم کے نام سے، یہ دستاویز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ابوضمیرہؓ اور ان کے خاندان کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے انہیں آزاد فرما دیا ہے، وہ بھی ایک عرب خاندان ہیں اگر وہ چاہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو اپنے قبیلے کی طرف لوٹ سکتے ہیں، ان سے سوائے کسی حق بات کے تعرض نہیں

---

[1] الزرقانی ۳/۴/۴، الإصابۃ ۳/۲۷۵، اسد الغابۃ ۳/۴۷
جمہرۃ رسائل العرب ۱/۷۰

Marfat.com

کیا جائے گا، مسلمانوں میں سے جو بھی ان سے ملے اسے ان کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرنا چاہیئے!"

یہ دستاویز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمائی تھی۔

ابوضمیرہؓ نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کر لیا اور حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(۸)

كِتَابُهُ صلى الله عليه وسلم لِبَنِي ضَمُرَةَ بِالْمُوَادَعَةِ وَالْأَمَانِ

وَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لِبَنِي ضَمُرَةَ بِالْمُوَادَعَةِ وَنَصُّهُ كَمَا يَلِي:[1]

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ لِبَنِي ضَمُرَةَ بِأَنَّهُمْ آمِنُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، وَأَنَّ لَهُمُ النَّصْرَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ، وَأَنَّ لَا يُحَارِبُوا فِي دِينِ اللّٰهِ مَا بَلَّ بَحْرُ صُوفَةَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ إِذَا دَعَاهُمْ لِنَصْرِهِ أَجَابُوهُ، عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ وَلَهُمُ النَّصْرُ عَلَى مَنْ بَرَّ مِنْهُمْ وَاتَّقٰى!"

ابوضمرہ کے لئے امان نامہ نبویؐ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوضمرہ کے لئے جو صلح و امان کی دستاویز عطا فرمائی تھی اس کا متن حسبِ ذیل تھا۔

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ دستاویز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنوضمرہ کے لئے تحریر ہوئی، ان کے جان و مال کے لئے امان ہے ان سے جو دشمنی کرے گا اس کے خلاف ان کی مدد ہو گی۔ اللہ کے دین کے سلسلے میں ان سے کبھی بھی جنگ نہ کیجائے، اللہ کا نبی جب بھی انہیں اپنی مدد کے لئے بلائے گا تو وہ مدد کو آئیں گے۔ اس سلسلے میں انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تحفظ و مدد حاصل ہے۔ ان میں سے جو نیک اور متقی ہو گا اسے مدد حاصل ہو گی!"

---

[1] جمہرۃ رسائل العرب ۱/۷۰، مفتاح الافکار ص ۴۹

Marfat.com

(٩)

كِتَابُهُ صلّى اللّٰه عليه وسلّم لِلدَّارِيّيْنَ

وَلَمَّا هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدِمَ عَلَيْهِ الدَّارِيُّوْنَ فَسَأَلُوْهُ أَنْ يُجَدِّدَ لَهُمُ الْكِتَابَ الَّذِيْ كَانَ قَدْ كَتَبَ لَهُمْ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَكَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا وَهٰذَا نَصُّهُ[1]:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذَا مَا أَعْطَى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَأَصْحَابِهِ: أَنِّيْ أَعْطَيْتُكُمْ بَيْتَ عَيْنُوْنَ وَجِبْرُوْنَ وَالْمَرْطُوْمَ وَبَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرُمَّتِهِمْ وَجَمِيْعَ مَا فِيْهَا نَطِيَّةَ بَتٍّ، وَنَفَّذْتُ وَسَلَّمْتُ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلِأَعْقَابِهِمْ مِنْ بَعْدِهِمْ أَبَدَ الْأَبَدِ، فَمَنْ آذَاهُمْ فِيْهَا آذَاهُ اللّٰهُ.

شَهِدَ بِذٰلِكَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، وَكَتَبَ:

داریین کے لئے دستاویز نبویؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لے گئے تو داری آپ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ عطیہ کے بارے میں جو دستاویز ان کے لئے آپؐ نے مکہ میں تحریر کی تھی اس کی تجدید کر دیں چنانچہ آپؐ نے ان کے لئے جو دستاویز لکھائی اس کا متن یہ ہے۔

"اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے، یہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داریؓ اور ان کے ساتھیوں کے لئے عطا کیا ہیں نے تمہیں بیت عینون جبرون مرطوم اور بیت ابراہیمؑ مکمل طور پر عطا کئے ان میں جو کچھ بھی ہے وہ تمہارے لئے قطعی عطیہ ہے، میں نے اسے نافذ کیا اور یہ بستیاں ان کے سپرد کر دی ہیں جو ان کے لئے اور ان کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کی نسل کے پاس رہیں گی۔ تو اس سلسلے میں جو انہیں اذیت دے اللہ تعالیٰ اسے اذیت دے گا!"

اس پر گواہ ہوئے ابوبکر بن ابی قحافہ، عمر بن الخطابؓ، عثمانؓ بن عفان، علی بن ابی طالبؓ اور معاویہ بن ابی سفیان، اور انہوں نے ہی لکھا بھی۔

---

[1] الزرقانی ۳/۴۱۱، تہذیب تاریخ ابن عساکر ۳/۳۵۲، معجم البلدان ۳/۲۰۸، صبح الاعشیٰ ۱۳/۱۲۰، السیرۃ الحلبیۃ ۲/۳۳۶، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۷۳

(١٠)
عَهْدُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لِأَهْلِ نَجْرَانَ

وَكَانَتْ نَجْرَانُ قَدْ فُتِحَتْ سَنَةَ عَشْرٍ صُلْحًا فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَفْدٌ مِنْ نَصَارَى نَجْرَانَ وَفِيهِمُ السَّيِّدُ وَاسْمُهُ وَهْبٌ وَالْعَاقِبُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْمَسِيحِ وَالْأُسْقُفُ وَاسْمُهُ أَبُو حَارِثَةَ، وَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مُبَاهَلَتَهُمْ فَامْتَنَعُوا وَصَالَحُوهُ، فَكَتَبَ لَهُمْ كِتَابَ الصُّلْحِ وَنَصُّهُ كَمَا يَلِي[1]:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: هٰذَا مَا كَتَبَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ رَسُولُ اللّٰهِ لِأَهْلِ نَجْرَانَ إِذْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ حُكْمُهُ فِي كُلِّ ثَمَرَةٍ وَفِي كُلِّ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ وَسَوْدَاءَ وَرَقِيقٍ، فَأَفْضَلُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَتَرَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَهُمْ، عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ مِنْ حُلَلِ الْأَوَاقِيِّ، فِي كُلِّ رَجَبٍ أَلْفُ حُلَّةٍ وَفِي كُلِّ صَفَرٍ أَلْفُ حُلَّةٍ، كُلُّ حُلَّةٍ أُوقِيَّةٌ مِنَ الْفِضَّةِ، فَمَا زَادَتْ عَلَى الْخَرَاجِ، أَوْ نَقَصَتْ عَنِ الْأَوَاقِيِّ فَبِالْحِسَابِ، وَمَا قَضَوْا مِنْ دُرُوعٍ أَوْ خَيْلٍ أَوْ رِكَابٍ أَوْ عُرُوضٍ أُخِذَ مِنْهُمْ بِالْحِسَابِ:

وَعَلَى نَجْرَانَ مَثْوَى رُسُلِي شَهْرًا أَوْ دُونَهُ، وَلَا تُحْبَسُ رُسُلِي فَوْقَ شَهْرٍ، وَعَلَيْهِمْ عَارِيَةُ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ فَرَسًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا إِذَا كَانَ كَيْدٌ بِالْيَمَنِ وَمَعَرَّةٌ، وَمَا هَلَكَ مِمَّا أَعَارُوا رُسُلِي مِنْ دُرُوعٍ أَوْ خَيْلٍ أَوْ رِكَابٍ أَوْ عُرُوضٍ، فَهُمْ ضَامِنُونَ حَتَّى يَرُدُّوهُ إِلَيَّ.

وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهَا جِوَارُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَعَشِيرَتِهِمْ وَبِيَعِهِمْ وَكُلِّ مَا تَحْتَ أَيْدِيهِمْ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ، لَا يُغَيَّرُ أُسْقُفٌ مِنْ أُسْقُفِيَّتِهِ وَلَا رَاهِبٌ عَنْ رَهْبَانِيَّتِهِ وَلَا كَاهِنٌ عَنْ كَهَانَتِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ رِيَةٌ وَلَا دَمُ جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا يُحْشَرُونَ وَلَا يُعْشَرُونَ. وَلَا يَطَأُ أَرْضَهُمْ جَيْشٌ وَمَنْ سَأَلَ مِنْهُمْ حَقًّا فَبَيْنَهُمُ النَّصَفُ غَيْرَ ظَالِمِينَ وَلَا مَظْلُومِينَ وَمَنْ أَكَلَ مِنْهُمْ رِبًا مِنْ ذِي قَبْلُ فَذِمَّتِي مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَلَا يُؤْخَذُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِظُلْمِ آخَرَ. وَلَهُمْ عَلَى مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ جِوَارُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ أَبَدًا حَتَّى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ مَا نَصَحُوا وَأَصْلَحُوا فِيمَا عَلَيْهِمْ غَيْرَ مُنْقَلِبِينَ بِظُلْمٍ!"

شهد أبو سفيان بن حرب وغيلان بن عمرو ومالك بن عوف من بني نصر والأقرع بن حابس الحنظلي والمغيرة بن شعبة، وكتب:

---

[1] جمهرة رسائل العرب ١/٧٧، كتاب الخراج لأبي يوسف ص ٨٥، فتوح البلدان ص ٧١

Marfat.com

اہل نجران کے لئے عہد نامہ نبوی

نجران دس ہجری میں صلح سے فتح ہوا۔ نجران کے نصاریٰ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں ان کا سردار وہب نائب سردار عبدالمسیح اور پادری ابوحارثہ بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مباہلہ کرنا چاہتے تھے مگر وہ اس کیلئے تیار نہ ہوئے اور آپؐ سے صلح کرلی۔ آپؐ نے انہیں صلح نامہ تحریر کردیا جس کا متن یہ تھا۔

"اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے، یہ دستاویز ہے جو نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کیلئے تحریر فرمائی۔ جب تک آپؐ کی حکومت قائم رہے گی پھل، سونا، چاندی، لونڈی غلام کے بارے میں آپ کا حکم مانا جائے گا۔ یہ سب چیزیں آپؐ نے اس شرط پر ان کے لئے باقی رہنے دیں کہ دو ہزار چادریں جو اوقیہ کی قیمت والی چادروں میں سے ہوں گی یہ لوگ ادا کرتے رہیں گے، ہر رجب میں ایک ہزار چادریں پھر ہر ماہ صفر میں ہزار چادریں دیں گے ہر چادر کی قیمت چاندی کا ایک اوقیہ ہوگی پھر خراج میں جو چیز زیادہ ہوگی یا اوقیہ کی قیمت کے لحاظ سے کم ہوگی تو اس کا الگ حساب لگا لیا جایا کریگا۔ اسی طرح وہ جو زرہیں تیار کریں یا ان کے پاس گھوڑے، اونٹ یا سامان ہوگا اس کا بھی حساب لگا کر خراج وصول کیا جایا کرے گا۔

یہ اہل نجران کے ذمہ ہوگا کہ وہ ایک ماہ یا اس سے کم عرصہ کے لئے میرے فرستادہ آدمیوں کی رہائش کا بھی بندوبست کریں۔ میرے فرستادہ لوگ ایک ماہ سے زیادہ وہاں نہیں رکیں گے۔ اگر وہ یہاں دھوکہ یا غداری ہوتو اس صورت میں اہل نجران تیس زرہیں، تیس گھوڑے اور تیس اونٹ عاریۃً مہیا کریں گے۔ میرے آدمیوں کو جو کچھ بھی زرہوں، گھوڑوں، اونٹوں یا سامان میں سے اُدھار دیں گے اس کے وہ ذمہ دار آدمی ضامن ہوں گے حتیٰ کہ وہ انہیں اسی طرح لوٹا دیں۔

نجران اور آس پاس کے علاقوں کیلئے اللہ کی ہمسائیگی اور نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت اور ذمہ داری حاصل ہے۔ ان کے مال، جان، زمینیں۔ ان کے ہم مذہب، غائب، حاضر، ان کے رشتہ دار اور ان کی عبادت گاہیں۔ اور ہر وہ چیز جو تھوڑی بہت ان کے قبضے میں ہے سب کا تحفظ ہوگا۔ کسی پادری کو اس کے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔ کوئی راہب اپنی رہبانیت یا کوئی کاہن اپنی کہانت سے نہیں روکا جائے گا۔ ان لوگوں سے کوئی بدسلوکی یا کمینہ پن کا برتاؤ نہ ہوگا اور نہ ان پر جاہلیت کا کوئی خون بہا مائد ہوگا۔ نہ تو انہیں جہاد میں شرکت کے لئے بلایا جائے گا اور نہ ان سے عشر وصول کیا جائے گا، نہ ان کی زمین پر کوئی لشکر کبھی قدم رکھے گا۔ جو بھی ان سے کسی حق کا مطالبہ کریگا، تو ان کے درمیان انصاف ہوگا۔ نہ کوئی کسی پر ظلم کرے گا نہ اس پر ظلم ہوگا

ان لوگوں میں سے آئندہ جس نے سود کھایا اس سے میرا وعدۂ تحفظ بری ہے ان میں سے کسی شخص کو کسی دوسرے کے ظلم کے بدلے میں نہیں پکڑا جائے گا، اس دستاویز میں جو کچھ ہے اس پر انہیں ہمیشہ کے لئے اللہ کی ہمسائیگی اور نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ و تحفظ حاصل رہے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے! بشرطیکہ وہ مخلص اطاعت گزار اور اپنے واجبات کے سلسلے میں اصلاح کا راستہ اختیار کریں، کسی ظلم کی وجہ سے سرکشی یا فرار نہ اختیار کریں!"

اس دستاویز پر گواہ ابوسفیان بن حرب، غیلان بن عمرو، مالک بن عوف، بنی نضر سے، اقرع بن حابس اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم تھے، اور یہ دستاویز مغیرہ بن شعبہؓ نے لکھی۔

(۱۱)

عَهْدُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ وَلَّاهُ الْيَمَنَ،

وَفَدَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوْا، فَأَقَامَ فِيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيَّ لِيُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ وَيُعَلِّمَهُمُ السُّنَّةَ وَمَعَالِمَ الْإِسْلَامِ وَيَأْخُذَ مِنْهُمْ صَدَقَاتِهِمْ، وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا عَهِدَ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ فِيْهِ بِأَمْرِهِ فَقَالَ[1]:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ عَهْدٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي أَمْرِهِ كُلِّهِ فَإِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّأْخُذَ بِالْحَقِّ كَمَا أَمَرَ بِهِ اللّٰهُ وَأَنْ يُّبَشِّرَ النَّاسَ بِالْخَيْرِ وَيَأْمُرَهُمْ بِهِ وَيُعَلِّمَ النَّاسَ الْقُرْآنَ وَيُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ وَيَنْهَى النَّاسَ فَلَا يَمَسَّ أَحَدٌ الْقُرْآنَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَيُخْبِرَ النَّاسَ بِالَّذِي لَهُمْ وَبِالَّذِي عَلَيْهِمْ وَيَلِيْنَ لِلنَّاسِ فِي الْحَقِّ وَيَشْتَدَّ عَلَيْهِمْ فِي الظُّلْمِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ الظُّلْمَ وَنَهَى النَّاسَ عَنْهُ وَقَالَ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ -

وَيُبَشِّرَ النَّاسَ بِالْجَنَّةِ وَبِعَمَلِهَا وَيُنْذِرَ بِالنَّارِ وَبِعَمَلِهَا وَيَسْتَأْلِفَ النَّاسَ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ، وَيُعَلِّمَ النَّاسَ مَعَالِمَ الْحَجِّ وَسُنَّتَهُ وَفَرِيْضَتَهُ، وَمَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ فِي الْحَجِّ الْأَكْبَرِ وَالْحَجِّ الْأَصْغَرِ وَهُوَ الْعُمْرَةُ وَيَنْهَى النَّاسَ أَنْ يُّصَلِّيَ أَحَدٌ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ صَغِيْرٍ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبًا وَلِحَافًا يُثْنِيْ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَيَنْهَى النَّاسَ أَنْ يَحْتَبِيَ أَحَدٌ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

---

[1] سیرہ ابن ہشام ۲/۳۸۴، فتوح البلدان ص ۷۷، الطبری ۳/۱۵۷، مجموعۂ رسائل العرب ۱/۶۲

Marfat.com

يُفْضِيُ بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَنْهَى النَّاسَ أَنْ لَا يَعْقِصَ أَحَدٌ شَعَرَ رَأْسِهِ إِذَا عَفَانِيُ فَفَاهُ وَيَنْهَى. إِذَا كَانَ بَيْنَ النَّاسِ هَيْجٌ عَنِ الدُّعَاءِ إِلَى الْقَبَائِلِ وَالْعَشَائِرِ. وَلْيَكُنْ دُعَاؤُهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَيَأْمُرُ النَّاسَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ: وُجُوهِهِمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَأَرْجُلِهِمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَيَمْسَحُونَ بِرُءُوسِهِمْ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالْخُشُوعِ وَيُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ وَيُهَجِّرُ بِالظُّهْرِ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ، وَصَلَاةُ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي الْأَرْضِ مُدْبِرَةٌ. وَالْمَغْرِبِ حِينَ يُقْبِلُ اللَّيْلُ لَا تُؤَخِّرُ حَتَّى تَبْدُوَ النُّجُومُ فِي السَّمَاءِ وَالْعِشَاءِ أَوَّلَ اللَّيْلِ؛ وَيَأْمُرُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ إِذَا نُودِيَ لَهَا وَالْغُسْلِ عِنْدَ الرَّوَاحِ إِلَيْهَا.

وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمَغَانِمِ خُمُسَ اللّٰهِ وَمَا كُتِبَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّدَقَةِ مِنَ الْعِقَارِ عُشْرُ مَا سَقَتِ الْعَيْنُ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي كُلِّ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَانِ وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِنَ الْبَقَرِ بَقَرَةٌ وَفِي كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ: جَزَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ سَائِمَةٌ وَاحِدَةٌ شَاةٌ فَإِنَّهَا فَرِيضَةُ اللّٰهِ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَةِ فَمَنْ زَادَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ.

وَإِنَّهُ. مَنْ أَسْلَمَ مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ إِسْلَامًا خَالِصًا مِنْ نَفْسِهِ، وَدَانَ بِدِينِ الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، لَهُ مِثْلُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلَيْهِمْ؛ وَمَنْ كَانَ عَلَى نَصْرَانِيَّتِهِ أَوْ يَهُودِيَّتِهِ فَإِنَّهُ لَا يُفْتَنُ عَنْهُ وَعَلَى كُلِّ حَالِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، دِينَارٌ وَاقٍ أَوْ عِوَضُهُ ثِيَابًا، فَمَنْ أَدَّى ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَمَنْ مَنَعَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ جَمِيعًا. صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

عمرو بن حزم انصاریؓ کو یمن کا گورنر بناتے وقت ان کے نام عہد نامہ نبویؐ

بنو حارث بن کعب کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد جب واپس ہوا تو آپؐ نے ان کے ساتھ عمرو بن حزم انصاری کو روانہ کیا تاکہ وہ انہیں دین کی تعلیم سنت نبوی اور اسلام کے شعائر سکھلائیں۔ ان سے زکوٰۃ وصول کریں، آپ نے ان کیلئے

Marfat.com

ایک رسنا دیز تحریر فرمائی جس میں انہیں احکام دئے اور ذمہ داری سونپی، آپؐ نے فرمایا۔
"اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے، یہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان: "اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمان پورے کرو" یہ عہد ہے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمرو بن حزم انصاریؓ کے لئے ہے، جبکہ آپؐ نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا، آپؐ نے انہیں تمام معاملات میں تقویٰ اللہ کا حکم دیا، کیونکہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ جو بھلائی کرنے والے ہیں!" آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ حق کو اسی طرح وصول کریں جس طرح کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ لوگوں کو بھلائی کی خوشخبری سنائیں اور انہیں بھلائی کا حکم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں۔ دین فہمی کی تربیت دیں اور لوگوں کو برائی سے روکیں۔ کوئی شخص قرآن کریم کو اس وقت تک ہاتھ نہ لگائے جب تک وہ پاک صاف نہ ہو، وہ لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو ان کے لئے ہیں اور وہ بھی جو ان پر واجب ہیں۔ وصولیٔ حق کے سلسلے میں لوگوں سے نرمی برتیں، ظلم کے معاملے میں ان کے ساتھ سخت سلوک کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا: "آگاہ رہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے!" لوگوں کو جنت اور اس کے لئے کام کرنے کی بشارت دیں، دوزخ اور اس کا سبب بننے والے کاموں سے ڈرائیں، لوگوں کے دلوں کو جیتنے کی کوشش کریں تاکہ وہ دین کو سمجھ لیں لوگوں کو حج کے شعائر، سنن اور فرائض سکھائیں اور انہیں حج اکبر اور حج اصغر جو عمرہ ہے، کے مسائل کے بارے میں اللہ کے احکام بتائیں۔

لوگوں کو اس بات سے منع کریں کہ وہ ایک چھوٹے سے کپڑے میں نماز پڑھیں اگر یہ ایک کپڑا اتنا بڑا ہو کہ اس کے دونوں کنارے کندھوں پر دھرے ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں، لوگوں کو اس بات سے بھی منع کریں کہ وہ ایک ہی کپڑے میں کمر اور پنڈلیوں کو لپیٹ کر اس طرح نہ بیٹھیں کہ شرمگاہ آسمان کی طرف ہو جائے، اسی طرح گردن کے پچھلے حصے یعنی خطی پر سر کے بالوں کی مینڈھیاں نہ بنایا کریں جب وہ لمبے ہو جاتے ہیں۔ اگر لوگوں میں جوش پیدا ہو تو ایسے موقع پر اپنے قبائل اور خاندانوں کی طرف نہ بلایا کریں بلکہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کو ہی پکارا کریں، تو جس نے اللہ کی جانب نہ بلایا اور قبائل و خاندانوں کو پکارا، تلواروں سے ان کے ٹکڑے کر دیئے جائیں یہاں تک کہ وہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کو پکارنے لگیں۔ لوگوں کو

Marfat.com

اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیں، کہ لوگ اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھویا کریں، پاؤں ٹخنوں تک دھویا کریں. اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق اپنے سروں کا مسح کیا کریں، آپ نے انہیں وقت پر نماز پڑھنے کا بھی حکم دیا، پورا رکوع اور خشوع ہو، صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کریں، جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کی نماز میں بھی جلدی کریں، عصر کی نماز اس وقت پڑھیں جب سورج زمین میں ڈوبتا نظر آئے رات آنے پر مغرب کی نماز پڑھیں اور اس میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ آسمان پر ستارے نظر آنے لگیں، اوّل شب میں عشاء کی نماز پڑھیں، جمعہ کی اذان ہو تو اس کے لئے سعی کرنے کا حکم دیں اور جب نماز جمعہ کے لئے جائیں تو غسل کر کے جایا کریں۔

آپ نے انہیں حکم دیا کہ مال غنیمت میں سے اللہ کا پانچواں حصہ وصول کیا کریں۔ زکوٰۃ کے سلسلے میں مومنین پر جو فرض ہے وہ بھی وصول کیا کریں، زمین میں سے جو چشمے یا بارش سے سیراب ہو اس میں دسواں حصّہ ہے۔ ڈول یا کنوئیں سے جو سیراب ہو اس میں بیسواں حصّہ زکوٰۃ ہے: ہر پانچ اونٹوں پر دو بکریاں ہیں اور ہر بیس اونٹوں کی زکوٰۃ چار بکریاں ہیں۔ ہر چالیس گایوں پر ایک گائے ہے اگر تیس گائیں ہوں تو ان کی زکوٰۃ ایک بچھڑا یا ایک بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو جنگل میں چرنے والی چالیس بکریاں ہوں تو ان کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ یہ ہے اللہ کا وہ فریضہ جو اس نے زکوٰۃ کے سلسلے میں مومنوں پر فرض کیا ہے۔ اگر کوئی زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

اگر کوئی یہودی یا عیسائی اخلاص دل سے اسلام قبول کرلے اور دین اسلام کا متبع ہو جائے تو وہ بھی اہل ایمان میں شامل ہے۔ اس کے حقوق بھی وہی ہیں جو ان کے ہیں اور اس کے فرائض بھی وہی ہیں جو ان کے ہیں۔ جو اپنے یہودی یا نصرانی مذہب پر قائم رہے تو اسے اپنے عقیدے سے بہلایا پھسلایا نہیں جائے گا، ہر بالغ مرد عورت، آزاد یا غلام پر ایک پورا دینار یا اس کی قیمت کا جزیہ واجب ہوگا، یا اس کے بدلے کپڑا، تو اگر کسی نے یہ ادا کر دیا تو اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ و تحفظ حاصل ہوگا اور جس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو وہ اللہ، اس کے رسول اور تمام اہل ایمان کا دشمن ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی طرف سے درود اور سلامتی ہو اور ان پر اللہ کی طرف سے رحمت اور برکتیں ہوں!"

Marfat.com

(۱۲)

كِتَابُهُ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم لِمُجَاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ

وَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَفْدُ بَنِي حَنِيْفَةَ وَفِيهِمْ مُسَيْلَمَةُ بْنُ حَبِيْبٍ الْكَذَّابُ وَمُجَاعَةُ بْنُ مُرَارَةَ فَسَأَلَ مُجَاعَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ يُقْطِعَهُ أَرْضًا فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهَا وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَهٰذَا انْتَسَخْتُهُ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِمُجَاعَةَ ابْنِ مُرَارَةَ بْنِ سُلْمٰى، إِنِّي أَقْطَعْتُكَ الْغُوَيْرَةَ وَغُرَابَةَ وَالْحُبَلَ فَمَنْ حَاجَّكَ فَإِلَيَّ[1]

مُجاعہ بن مرارہ حنفی کے لئے دستاویز نبوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو حنیفہ کا وفد آیا جس میں مسیلمہ کذاب اور مجاعہ بن مرارہ بھی مجاعہ نے درخواست کی کہ آپؐ میرے لئے کچھ جاگیر لکھدیں چنانچہ آپ نے اس کے لئے جاگیر لکھدی۔ آپ نے اس سلسلے میں جو دستاویز لکھی اس کا متن یہ تھا۔

اللہ کے نام سے جو رحمٰن رحیم ہے۔ یہ ہے دستاویز جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ بن سلمی کے لئے لکھی، میں نے تجھے غوزہ، غرابہ اور حبل جاگیر میں لکھ دیے، اگر تجھ سے کوئی جھگڑے تو مجھ سے رجوع کر لینا۔

◎

[1] فتوح البلدان ص ۱۰۰، جمہرۃ رسائل العرب ۱/۶۷

Marfat.com

اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْش

فصاحتِ نبویؐ

تالیف

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۱۳۔ ای۔ شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور۔ پاکستان

Marfat.com